ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

33

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

امیر تنظیم
شجاع الدین شیخ

مسلسل اشاعت کا
31 واں سال

بانی تنظیم
ڈاکٹر اسرار احمد

تنظیم اسلامی کا ترجمان

یکم تا 7 صفر المظفر 1444ھ/30 اگست تا 5 ستمبر 2022ء

انسدادِ سود مہم

رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی سود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر
(مسلم شریف)

آیئے! اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرنے والوں کا مکمل بائیکاٹ کریں

پاکستان میں مہنگائی کی وجہ
سودی معیشت

سپریم کورٹ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف دائر تمام اپیلوں کو رد کر دے

وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلہ پر فوری عمل درآمد کیا جائے

تنظیمِ اسلامی www.tanzeem.org

اس شمارے میں

تنظیم اسلامی کی انسدادِ سود مہم
انسدادِ سود مہم پریس کانفرنس
امیر تنظیم اسلامی کا پیغام
سود اور اسلام ایک معاشرے میں جمع نہیں ہو سکتے
اسلامی نظامِ معیشت کی برکات
سود انسانوں کو ہلاک کرنے والا گناہ

سود خوری کا وبال اور عذاب

الھدیٰ 999
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سُورۃُ البقرہ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت: 275

اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَہٗ مَوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ فَانۡتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمۡرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾

آیت: ۲۷۵ ﴿اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا﴾ ’’جو لوگ سود کھاتے ہیں۔‘‘

﴿لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ﴾ ’’وہ نہیں کھڑے ہوتے مگر اُس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو۔‘‘

یہاں عام طور پر یہ سمجھا گیا ہے کہ یہ قیامت کے دن کا نقشہ ہے۔ قیامت کے دن کا یہ نقشہ تو ہوگا ہی‘ اس دنیا میں بھی سود خوروں کا حال یہی ہوتا ہے‘ اور ان کا یہ نقشہ کسی سٹاک ایکسچینج میں جا کر بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوگا گویا دیوانے ہیں‘ پاگل ہیں‘ جو چیخ رہے ہیں‘ دوڑ رہے ہیں‘ بھاگ رہے ہیں۔ وہ نارمل انسان نظر نہیں آتے‘ مخبوط الحواس لوگ نظر آتے ہیں جن پر گویا آسیب کا سایہ ہو۔

﴿ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ﴾ ’’اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔‘‘

کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میں نے سو روپے کا مال خریدا‘ ۱۱۰ روپے میں بیچ دیا‘ دس روپے بچ گئے‘ یہ ربح (منافع) ہے‘ جو جائز ہے‘ لیکن اگر سو روپے کسی کو دیے اور ۱۱۰ واپس لیے تو یہ ربا (سود) ہے‘ یہ حرام کیوں ہوگیا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کا عقلی جواب نہیں دیا‘ بلکہ فرمایا:

﴿وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾ ’’حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال قرار دیا ہے اور ربا کو حرام ٹھہرایا ہے۔‘‘

اب تم یہ بات کرو کہ اللہ کو مانتے ہو یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہو یا نہیں؟ قرآن کو مانتے ہو یا نہیں؟ یا محض اپنی عقل کو مانتے ہو؟ اگر تم مسلمان ہو‘ مؤمن ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر سر تسلیم خم کرو: ﴿وَمَاۤ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ ٭ وَ مَا نَہٰىکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَہُوۡا ۚ﴾ (الحشر: ۷) ’’جو کچھ رسولؐ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ‘‘۔ ﴿فَمَنۡ جَآءَہٗ مَوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ فَانۡتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ؕ﴾ ’’تو جس شخص کے پاس اس کے ربّ کی طرف سے یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ باز آ گیا تو جو کچھ وہ پہلے لے چکا ہے وہ اس کا ہے۔‘‘

وہ اُس سے واپس نہیں لیا جائے گا۔ حساب کتاب نہیں کیا جائے گا کہ تم اتنا سود کھا چکے ہو‘ واپس کرو۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس پر اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

﴿وَ اَمۡرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ﴾ ’’اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ چاہے گا تو معاف کر دے گا اور چاہے گا تو پچھلے سود پر بھی سرزنش ہوگی۔

﴿وَ مَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾﴾ ’’اور جس نے (اس نصیحت کے آ جانے کے بعد بھی) دوبارہ یہ حرکت کی تو یہ لوگ جہنمی ہیں‘ وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔‘‘

درس حدیث: سود کی کمائی میں برکت نہیں ہوتی

عَنۡ اِبۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: ((الرِّبَا وَاِنۡ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَہٗ تَصِیۡرُ اِلٰی قُلٍّ)) (رواہ احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا آخری انجام قلت اور کمی ہے۔‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

تنظیم اسلامی کی انسدادِ سود مہم

اس بات میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ گزشتہ تقریباً تین صدیوں سے جس طرح مادیت کو دنیا بھر پر مسلط کیا گیا ہے اُس کی تاریخ انسانی میں مثال نہیں ملتی۔ اپنے فکری ارتقائی مراحل کے دوران، انسان نے غور وفکر سے منافع کمانے کا محفوظ ترین طریقہ یہ ڈھونڈا کہ زر ہی سے زر کمایا جائے جو وحی الٰہی سے واضح بغاوت تھی۔ اِس لیے کہ تجارت میں بہرحال نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ پھر یہ کہ کسی قسم کی محنت اور مشقت کی ضرورت نہیں رہتی۔ گھر بیٹھے سرمائے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن اللہ نے اِسے ربا یا سود قرار دیا جو شریعت موسوی میں بھی ناجائز اور حرام تھا اور عیسائی بھی اِسے حرام قرار دیتے تھے۔ جبکہ اسلام میں عقائد کے حوالے سے جہاں شرک بدترین گناہ ہے وہاں سود خوری عملی طور پر بدترین گناہ ہے۔ طلوعِ اسلام نے جب سرزمین عرب کو روشن کیا تو سودی لین دین عام تھا۔ یہاں تک کہ بڑے نامور اور شریف گھرانے بھی اِس میں ملوث تھے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سود کی ممانعت بڑی تدریج سے کی مثلاً 6 نبوی میں سورۃ الروم میں بتایا کہ ’’تم جو کچھ دیتے ہو سود پر تاکہ بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں لیکن اللہ کے ہاں اِس میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا‘‘۔ پھر سورۃ نساء میں یہود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انھیں سود کھانے کے سبب عذاب دیا جائے گا۔ کہیں سود کھانے والوں کی یہ حالت بتائی کہ وہ روزِ قیامت یوں کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہے اور بالآخر سود خوروں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ جو کسی اور گناہ کے ارتکاب پر نہیں کیا۔ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں اپنے چچا حضرت عباسؓ بن عبد المطلب کے سود کے بقیہ کی معافی کا اعلان کیا۔ سود کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بڑا چشم کشا بھی ہے اور دلچسپ بھی ہے کہ اللہ نے تجارت کو حلال اور ربا کو حرام قرار دیا۔ غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قریش اور دوسرے تمام کفار کے اعتراضات کا جواب دلائل سے دیتا ہے البتہ سود کے خلاف جواب دلائل سے بھی دیا ہے اور اللہ نے تجارت کو حلال اور ربا کو حرام قرار دینے کا قطعی فیصلہ بھی صادر کر دیا۔ یعنی سب کو سودی لین دین کے حوالے سے Shut up کہہ دیا۔ گویا یہ ایسا بڑا اور خوفناک جرم ہے جس پر اللہ کچھ سننے کو تیار نہیں۔ یہاں اس بات کا بھی تذکرہ کرتے چلیں کہ دورِ جدید میں مروجہ بینکنگ کے آپریشنز، چاہے وہ روایتی بنکوں سے متعلق ہوں یا اسلامی بنکوں کے اکثر لین دین سے متعلق، ان میں مشکل ہی سے کوئی ایسا عمل ہوگا جس کے بارے میں وثوق سے کہا جاسکے کہ وہ سود سے پاک اور شرعی اصولوں کے عین مطابق ہے۔ خاص طور پر بنکوں کی آمدنی والا حصہ قابل توجہ ہے۔ بنکوں میں جمع شدہ ایک خطیر رقم جن ذرائع آمدنی سے حاصل کی جاتی ہے اُن کی جڑ اور بنیاد سود ہے۔ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری سے حاصل شدہ سود، کاروباری قرضوں سے حاصل شدہ سود، سٹیٹ بنک میں رکھوائے گئے پیسوں پر وصول شدہ سود، ٹریڈ بلز کی خرید وفروخت پر سود اور اوورڈرافٹ، دیگر نجی قرضوں پر سود، فنانشل لیزنگ سے حاصل شدہ سود، بنک میں کھولے گئے کھاتوں سے متعلق سود، دیگر بنکوں سے لین دین پر سود، تعمیراتی قرضوں اور گھریلو بچت سکیموں پر سود...... الغرض مروجہ بینکنگ نظام میں سود ہی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے جس پر سارا نظام چلتا ہے۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
یکم تا 7 صفر المظفر 1444ھ جلد 31
30 اگست تا 5 ستمبر 2022ء شمارہ 33
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
’’دارالاسلام‘‘ ملتان روڈ چونگی لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
’’مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن‘‘ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

’’ادارہ‘‘ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

ستم بالائے ستم یہ کہ اسلامی معیشت اور شرعی طریقوں کی terminology کا سہارا لیتے ہوئے جن ناموں کو مروجہ بنک استعمال کرتے ہیں اُن میں بھی اکثر میں سود اور شرعی اصولوں سے واضح روح گردانی نظر آتی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت کے اکثر لین دین قرض پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ سود کے ساتھ لیے دیئے جاتے ہیں۔ سٹیٹ بنک کا قرضہ مارک اپ یعنی سود کی بنیاد پر حاصل کرنا، صوبائی حکومتوں کو مرکزی حکومت کا سودی قرضہ، گردشی قرضہ پر سود، حکومت کا اپنے ملازمین کو سودی بنیاد پر فراہم کردہ قرضہ، سرکاری ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ پر سود، حکومتی بچت سکیموں اور مختلف بانڈز پر سود، مرکزی حکومت کا نیم خودمختار اداروں کو سود پر قرضہ اور بیرونی قرضوں پر سود۔ یعنی مروجہ نظام معیشت میں کاروبار حکومت چلانے کا طریقہ قرضہ طے پایا اور ایسا ہر قرضہ سود کی بنیاد پر لیا دیا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف 1991ء اور 2022ء کے فیصلے ہوں یا سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ کا 1999ء کا فیصلہ، اسلامی نظریاتی کونسل کی تحقیقاتی تحریریں اور سفارشات ہوں یا کمیشن فار اسلامائزیشن آف دی اکانومی کی رپورٹ۔ سب اس حقیقت کا اقرار کرتے ہیں کہ بنک انٹرسٹ بھی ربا ہی ہے اور اس کے معاشی نقصانات کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور معاشرتی نقصانات بھی اظہر من الشمس ہیں۔ معاشی سطح پر خاص طور پر سودی معیشت کے نقصانات انتہائی واضح ہیں اور موجودہ دور میں ہر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملک میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ سرمایہ کاری، قیمتوں کے تعین، دولت کی تقسیم اور عاملین پیدائش کی تقسیم کی ترتیب کو سودی نظام درہم برہم کر دیتا ہے۔ بار بار عالمی سطح پر کساد بازاری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور معاشی معاملات توازن حاصل نہیں کر پاتے۔ پھر یہ کہ بیرونی قرضہ کے نقصانات تو ہر پاکستانی پر واضح ہو ہی چکے ہیں کہ کس طرح عالمی استعمار ہمیں اپنا غلام بنا لیتا ہے۔

اللہ رب العزت وفاقی شرعی عدالت کے جسٹس تنزیل الرحمٰن کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اُن کے درجات بلند فرمائے، جنہوں نے 14 نومبر 1991ء کو ایک مقدس تاریخی فیصلہ دیا جس میں اُنھوں نے بینک انٹرسٹ کو ربا قرار دیا اس فیصلے میں بینک انٹرسٹ اور ربا کو ایک ہی شے قرار دینے کے اتنے قوی دلائل تھے کہ آج تک کوئی ''دانشور'' اُن کی تردید نہیں کرسکا۔

پاکستان میں بعض ''دانشور'' اور ایسے تاجر جو سودی لین دین کے حق میں ہیں، اپنے ضمیر کی خلش یہ کہہ کر دباتے اور مٹاتے ہیں کہ قرآن نے جس ربا کو حرام مطلق قرار دیا ہے وہ مہاجن کا سود ہے، بینک میں تجارتی سود پر لفظ ربا کا اطلاق نہیں ہوتا۔ وہ باہمی مفادات کو پیش نظر رکھ کر لیا دیا جاتا ہے لہٰذا اُس کے نقصانات زیادہ نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جریدہ کی 31 سالہ تاریخ میں جو سود کی حرمت کے حوالے سے مضامین شائع ہوئے ہیں اُن میں بھی قرآن اور احادیث کے حوالے دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ جسے بینک انٹرسٹ کہا جاتا ہے وہ سود ہے اور حرام ہے بلکہ حرام مطلق ہے۔ البتہ ہم عوامی سطح پر مہاجن کے سود اور بینک کے سود کے تقابل کے حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہیں گے۔ جب کوئی شخص کسی مہاجن سے قرض لیتا ہے تو اُس کا نقصان اُس شخص یا اُس کے خاندان کو پہنچتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اُس کے قریبی عزیز واقارب متاثر ہوتے ہیں لیکن بینک کا سود ملکی سطح ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ سرمائے دار بینکوں کی رقوم سے ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور اشیاء کا دام بڑھاتے ہیں۔ اپنے نفع میں سود کی رقم بھی جمع کرتے ہیں اور پھر عوام سے وصول کرتے ہیں۔ لہٰذا سارا بوجھ عوام پر پڑ جاتا ہے۔ ایک خاندان نہیں سارا ملک متاثر ہوتا ہے۔ بین الاقوامی قرضوں پر جو غریب ممالک سے سود لیا جاتا ہے اُس سے بھی اُن ممالک میں مہنگائی ہو جاتی ہے۔ پھر یہ کہ صرف سود وصول نہیں کرتے اُس ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر سود کی ادائیگی کے لیے اُن ممالک کو قرض لینا پڑتا ہے۔ لہٰذا قرض پہ قرض اور سود در سود کا سلسلہ چلتا رہتا ہے جس سے وہ غریب ملک آزادانہ طور پر خارجہ پالیسی بھی نہیں اپنا سکتا۔ یہاں تک کہ اُس کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ بقول شاعر۔

ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات

الحمدللہ کہ 28 اپریل 2022ء کو فیڈرل شریعت کورٹ نے 2002ء کے فیصلے کی ریمانڈ ججمنٹ کے نتیجہ میں ہر قسم کے سودی لین دین کو حرام قرار دے کر اتمام حجت کر دی۔ اللہ تعالیٰ وفاقی شرعی عدالت کے بنچ کے 3 ججوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اگرچہ سودی نظام سے مکمل خاتمہ اور ملک کے معاشی نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق مکمل طور پر مدون کرنے کے لیے جو عدالت نے 31 دسمبر 2027ء یعنی 5 سال کا وقت دیا، ہمیں اُس پر تحفظات ہیں۔ اس کے باوجود ہم دیانتداری سے سمجھتے ہیں کہ اگر پاکستان کی موجودہ اور آنے والی حکومتیں اور تمام متعلقہ ریاستی ادارے اس فیصلے کی اصل روح کے مطابق اس پر صدق دل سے من وعن عمل درآمد کرنے کی کوشش کریں تو اس سے ہمارے ملک کی قسمت بدل سکتی ہے۔ عدالت کی طرف سے دیے گئے درجہ بدرجہ سودی معیشت کے خاتمہ اور متبادل غیر سودی اور اسلامی اصولوں پر مبنی معاشی نظام کے قیام کے نتیجہ میں پاکستان کی معاشی سمت درست ہوسکتی ہے۔ ہم اللہ اور رسول ﷺ سے جاری جنگ کا فی الفور خاتمہ کریں تاکہ اللہ کی نعمتیں اور رحمتیں ہمارے ملک پر نازل ہوں ہم دنیا میں بھی کامیاب ہوسکیں اور اہم ترین بات یہ کہ اُخروی نجات کے بھی امیدوار بن جائیں۔

ہماری رائے میں پاکستان میں انسدادِ سود کے لیے جو عملی اقدامات کرنے ناگزیر ہیں، اُن میں سے بعض فوری نوعیت کے ہیں جبکہ اکثر اصولی اور عمومی نوعیت

کے ہیں۔ اصولی اور عمومی اقدامات لینے سے ہی سودی معیشت کی لعنت سے ملک کو پاک کیا جاسکے گا۔ دستور پاکستان میں وہ جملہ ترامیم فوری طور پر کردی جائیں جن سے پاکستان کو کم از کم اصولی اور دستوری سطح پر اسلامی ریاست یا نظام خلافت کا درجہ حاصل ہو جائے، اس سے عوام میں عزم نو بیدار ہوگا اور ایثار، قربانی کا قومی جذبہ پیدا ہوگا۔ حکومت پاکستان سود سے متعلق فیڈرل شریعت کورٹ کے حالیہ فیصلے کے خلاف سٹیٹ بینک کی اپیل کو فوراً واپس لے اور دیگر بینکوں اور افراد کو بھی اپیلیں واپس لینے پر مجبور کیا جائے۔ وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے فراہم کردہ درجہ بدرجہ عمل درآمد کے فریم ورک کی مِن وعَن تنفیذ کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ ربا کی حرمت اور اس کی خباثت کو آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کے حوالے سے جملہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے عام کیا جائے، تاکہ لوگ فرمانِ الٰہی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرة) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ باقی سود رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو'' کے مطابق سود کو چھوڑنے اور نقصان برداشت کرنے کے لیے ذہنی اور قلبی طور پر آمادہ ہوں۔ ''کمیشن فار اسلامائزیشن آف اکانومی'' کے خلیفہ یعنی فیصلہ پر عمل درآمد اور ملکی معیشت کو غیر سودی بنانے کی غرض سے بنائی گئی ٹاسک فورس کو مؤثر بنانے کے لیے اس میں نسبتاً بڑے پیمانے پر ماہرین وعلماء کو شامل کیا جائے اور انہیں کام کے لیے کل وقتی بنیاد پر مصروف کیا جائے۔ مزید برآں، انہیں وسیع تر اختیارات دیے جائیں تاکہ وہ انسدادِ سود کے عمل کی نگرانی بہتر طریق پر کر سکیں۔ حکومتی قرضوں کو کم کرنے کے لیے بجٹ کے خسارے کو کم کیا جائے اور اس کے لیے اخراجات میں کمی اور ٹیکسوں کے نظام کو مستعد اور حقیقت پسندانہ بنایا جائے۔ عدالتی نظام کو مؤثر اور مستعد بنایا جائے اور عام افراد کو سودی مقدمے ختم کرانے کے لیے عدالتوں میں جانے کی اجازت ہو۔ اس کے لیے سود کو ختم کرنے کی ضروری عدالتی ترمیمات درکار ہوں گی۔ یہ عمل سود کے خاتمے کے لیے built-in mechanism مہیا کرے گا۔ نئے ادارے وجود میں لائے جائیں جن کے تحت شرعی طور پر جائز تجارتی لین دین کیا جاسکے۔ چونکہ سرمایہ یا نقد پر ''ربا'' کی لعنت کو بالکلیہ اس وقت تک ختم نہیں کیا جاسکتا جب تک زراعت کو بھی ''ربا'' سے پاک نہ کر دیا جائے، لہٰذا جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری میں سے بھی غیر اسلامی عنصر کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کا آغاز کیا جائے۔

فوری اور لازمی اقدامات کی بات کی جائے تو صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے باہمی قرضوں نیز وفاقی حکومت کے سٹیٹ بینک سے قرضے پر سود فوری طور پر ختم کر دیا جائے۔ اس لیے کہ اس سے آمدن اور اخراجات پر مجملہ کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ نیم سرکاری اداروں اور کارپوریشنوں جیسے واپڈا، ریلوے اور پی ٹی سی ایل وغیرہ کو جو قرضے حکومت نے دیے ہیں ان کی فوری طور پر ''ایکویٹی'' میں تبدیل کر دیا جائے۔ حکومت کی بچت سکیموں کے تحت حکومتی قرضوں پر مشتمل ہر نوع کے بانڈز، سرٹیفکیٹ اور سیکورٹیز وغیرہ پر سود کی ادائیگی فوری طور پر بند کی جائے۔ نیز ان قرضوں کے اصل زر کی ادائیگی کے لیے مناسب لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے۔ سرکاری ملازمین کو مکان، کار یا موٹر سائیکل کی خرید کے لیے دیے جانے والے قرضوں پر سے سود لینے اور GPF پر سود دینے کو فوراً ساقط کر دیا جائے۔ بینک فنانسنگ کو حسب ذیل صورتوں میں از سرِ نو محدود کر دیا جائے، جیسے یکم جنوری 1981ء سے کیا گیا تھا: (i) شراکتی سرمایہ کاری، یعنی مضاربہ اور مشارکہ کی بنیاد پر نفع ونقصان میں شراکت۔ (ii) بیع مؤجل، بیع سلم، بیع مرابحہ اور اجارہ leasing کی بنیاد پر عقود بیع اور عقود اجارہ۔ (iii) ٹائم ملٹی پل کاؤنٹر لون (TMCL) کی بنیاد پر قلیل اور طویل مدتی قرضے برائے صارفین، تاجرین اور حکومت۔ (iv) قرض حسنہ برائے صارفین وحکومت۔ انتہائی اہم کرنے کا کام یہ ہے کہ بین الاقوامی سودی قرضوں کی ایڈجسٹمنٹ کے لیے Debt-Equity Swap کا طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقے میں غیر ملکی حکومتوں، اداروں کو اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے واجب الوصول قرضوں کے عوض ملک کے اندر حقیقی سرمایہ کاری کریں جس کے لیے حکومت انہیں لوکل کرنسی میں رقم مہیا کرنے اور ان کے منافع کی ادائیگی زرمبادلہ میں کرنے کی ضمانت دیتی ہے۔ اس کے لیے لاطینی امریکہ کے ممالک کا تجربہ مفید ہوگا۔ تجارتی بینکوں کے لیے اجازت ہو کہ وہ رئیل انوسٹمنٹ اور ٹریڈنگ وغیرہ کے شعبوں میں بھی سرمایہ کاری کر سکیں۔ اس میں نہ کوئی شرعی قباحت آڑے آتی ہے اور نہ ہی کوئی دوسری مشکل ہے۔ سٹاک مارکیٹ میں سٹہ بازی کی صریح ممانعت ہو اور حصص کی صرف حقیقی خرید وفروخت کی اجازت دی جائے۔ بینکوں کے آڈٹ کا شرعی اعتبار سے ایک اضافی محکم نظام قائم کیا جائے۔ ''قرض اتارو ملک سنوارو مہم'' میں سے پہلی دو صورتوں کو برقرار رکھتے ہوئے تیسری یعنی ''بچت اکاؤنٹ'' کو فوراً ختم کیا جائے، اور اس کی بجائے زکوٰۃ وصول کی جائے، جس کے ضمن میں یہ ضمانت دی جائے کہ یہ صرف اور صرف اور براہِ راست ملکی قرضے کی ادائیگی میں صرف ہوگی۔ ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (العنکبوت: 69) ''اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے رستے دکھا دیں گے۔''

بہر حال وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلہ کے باوجود انتہائی تکلیف دہ بات یہ ہے کہ دنیا بھر اور پاکستان میں ایسے مسلمان بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ سود کے بغیر معیشت چل ہی نہیں سکتی۔ اُنھیں خدا کا خوف کرنا چاہیے کیا اللہ تعالیٰ کسی ایسی شے کو حرام مطلق قرار دے سکتا ہے جو ناگزیر ہو۔ جس کا کوئی متبادل ہی نہ ہو، یہ جاہلانہ کلمہ ہے، یہ کافرانہ کلمہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل اور بہت سی دوسری تنظیم اور افراد کی طرف سے ایسا متبادل نظام پیش کیا جاچکا ہے جس سے بلاسود معیشت اور اقتصادی نظام کارفرما کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت عزمِ صمیم کی ہے، نیک نیتی اور خلوص درکار ہے۔ البتہ اگر ہم اس ضرب المثل کے مطابق کہ ''چور سے پہلے چور کی ماں کو مارو'' پر عمل کرتے ہوئے سرمایہ دارانہ نظام کو تہس نہس کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ تو ہمیں یقین واثق ہے کہ سودی نظام مٹی کا گھروندہ ثابت ہوگا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ستونوں پر کھڑی چھت کے ستون گرا دیں تو جو انجام اُس چھت کا ہوگا وہی اِس سودی نظام کا ہو گا۔ ہمیں سودی نظام کے خلاف مہم بھی چلانی ہوگی اور اِس باطل نظام کا تیاپانچہ کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد بھی کرنا ہوگی۔ اس بدترین استحصالی نظام کا خاتمہ اور اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کی مرحلہ وار کوشش ہی ہمارا دنیوی ہدف ہونا چاہیے۔ اگر خدانخواستہ دنیوی اور ظاہری طور پر ہماری جدوجہد کامیاب نہ بھی ہو سکے تب بھی روزِ قیامت اللہ کے ہاں اپنی معذرت تو پیش کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین!

قیامِ پاکستان کا اصل مقصد شریعتِ محمدیؐ کا نفاذ تھا لیکن آج یہاں سودی نظام کی شکل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلانیہ جنگ جاری ہے۔ جب تک ہم سودی نظام کو ختم نہیں کرتے ہم پر مسلسل عذابوں کے کوڑے برستے رہیں گے: امیر تنظیم اسلامی

رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ جس قوم میں بھی ربا عام ہو جائے گا وہ قوم قحط اور کم پیداواری کے عذاب میں پکڑ لی جائے گی اور آج ہم اسی کیفیت سے دوچار ہیں: حافظ عاطف وحید

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام "انسداد سود مہم"

لاہور پریس کلب میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کی 18 اگست 2022ء کی پریس کانفرنس اور سوالات کے جوابات

امیر تنظیم اسلامی: آج بنیادی طور پر ہم تنظیم اسلامی کے زیراہتمام تین ہفتوں پر مشتمل انسداد سود مہم (19 اگست تا 11 ستمبر) کا آغاز کر رہے ہیں۔ آپ سب کے علم میں ہے کہ تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے خطاب جمعہ اور دوسرے ذرائع سے اتنے بڑے منکر کے خلاف نہ صرف ہم آواز بلند کرتے رہے بلکہ آگے بھی کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ! پھر عدالتی سطح پر بھی جو اللہ نے توفیق دی ہم نے کوشش جاری رکھی ہے اور رکھیں گے ان شاء اللہ۔ اسی طرح سود کی شناعت، اس کی خباثتوں اور تباہ کاریوں کے حوالے سے عوام میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے بھی تنظیم کی مساعی سب کے سامنے ہیں۔ انفرادی سطح پر اس بڑے منکر کے خلاف دعوت دی جا رہی ہے۔ پھر حکمرانوں اور مقتدر حلقوں تک بھی بات پہنچانے کی حتی الوسع کوشش کی ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ 28 اپریل 2022ء کو وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف ایک فیصلہ آیا تھا۔ یہ بڑا مبارک فیصلہ تھا جو کہ 26 رمضان المبارک کو آیا۔ جس کے بعد یہ بات مؤکد ہو کر سامنے آگئی کہ بنک انٹرسٹ بھی وہی ربا ہے جس کو ہمارا دین حرام قرار دیتا ہے کیونکہ یہی فیصلہ 1991ء میں بھی وفاقی شرعی عدالت نے دیا تھا۔ اس وقت نواز شریف کی حکومت تھی، انہوں نے جا کر فیصلے کے خلاف اپیل کر دی اور معاملہ لنگر آن ہوا۔ پھر معاملہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپیلٹ بینچ میں پہنچا اور 1999ء میں اس بینچ کی طرف سے ایک بڑا مربوط، جامع اور تفصیلی فیصلہ آیا جو کم و بیش ساڑھے بارہ سو صفحات پر مشتمل تھا۔ اس بینچ میں مفتی تقی عثمانی صاحب اور دیگر علماء کرام بھی موجود تھے۔ اس فیصلے میں بھی اس بات کو برقرار رکھا گیا کہ بینک انٹرسٹ جس کے تحت ہمارا پورا سودی نظام چل رہا ہے وہ ربا ہے۔ اس کے بعد پھر معاملہ لنگر آن ہوا۔ پھر اس کے بعد وہ بینچ ہی بدل دیا گیا اور معاملہ دوبارہ لنگر آن ہوتا رہا۔ پھر اس کیس کو دوبارہ وفاقی شرعی عدالت کی طرف ریفر کر دیا گیا لیکن کئی سالوں تک سماعت نہ ہو سکی پھر تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کی کوششوں سے سماعت

مرتب: محمد رفیق چودھری

شروع ہوئی اور تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کے وکلاء اس کیس کی پیروی کرتے رہے۔ بعض اہل علم اور علماء کی تائید اور اکیڈمک ورک بھی ان کوششوں میں شامل رہا۔ اس کے بعد اب جا کر اپریل 2022ء میں یہ فیصلہ آیا۔ پھر ہم نے اس فیصلہ کو ہائی لائٹ کیا اور قوم کو بیدار کرنے کی کوشش شروع کی ہے کہ ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ یہ واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر بنا، اگر اس میں اسلام نافذ نہیں ہوگا تو باقی مسلم دنیا میں کیا ہوگا؟ ہم نے دنیا کے سامنے اسلامی نظام پیش کرنا ہے۔ قائداعظم نے سٹیٹ بینک کے افتتاح کے موقع پر بھی یہی معاشی تصور دیا تھا کہ ہم نے دنیا کو اسلامی معاشی نظام کا ایک رول ماڈل پیش کرنا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ مغرب کے معاشی نظام نے دنیا کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ ایک چھوٹا سا طبقہ دنیا کی دولت اور وسائل پر قابض ہو گیا ہے۔ اس سرمایہ دارانہ نظام نے دنیا کو تباہ کر دیا۔ اب اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے سامنے دین اسلام کی عادلانہ تعلیمات پر مبنی نظام پیش کریں۔ خوش قسمتی سے ہم نے قرارداد مقاصد بھی پاس کر دی اور اس کو آئین کا حصہ بھی بنا دیا اور ہم نے طے کر دیا کہ اس ملک میں حاکمیت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہے اور کوئی قانون سازی کتاب وسنت کے خلاف نہیں ہوگی۔ بشمول یہ کہ سود حرام ہے تو کیسے ممکن ہے کہ یہاں پر سود کا نظام جاری رہے۔ پھر الحمدللہ بات آگے بڑھتی ہے اور 1973ء کے آئین میں ہم نے اس بات کو شامل کر دیا اور F-38 میں طے کر دیا گیا کہ جلد از جلد اس ملک سے سود کا خاتمہ کیا جائے گا۔ یہ F-38 ہمارے آئین کا حصہ ہے۔ پھر ہماری عدالتوں کے تین فیصلے سود کے خلاف آئے اور ماضی میں ہماری حکومتیں ان فیصلوں کے خلاف اپیل میں گئیں۔ گویا ماضی کی ان تمام حکومتوں کا اس بات پر اتفاق رہا کہ ہم نے سود کے نظام کو جاری رکھنا ہے۔ اب 26 رمضان کو یہ فیصلہ آیا۔ یعنی ستائیسویں کی رات، نزول قرآن کی شب، اسی شب میں اللہ تعالیٰ نے پاکستان عطا کیا۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ وقت کی حکومت اس کے حوالے سے کوئی اقدام اٹھاتی اور ہم اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ کے خاتمے کی کوشش کرتے۔ مگر افسوس کہ موجودہ حکومت میں سٹیٹ بنک ایک پٹیشن لے کر سپریم کورٹ میں چلا گیا اور کوئی سات یا آٹھ نجی کمرشل بنکس بھی سپریم کورٹ پہنچے ہوئے ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ پھر اس معاملے کو لنگر آن کیا جائے گا۔ قیام پاکستان کا اصل مقصد شریعت کا نفاذ تھا لیکن آج شریعت کے احکامات کا نفاذ تو دور کی بات ہے بلکہ یہ ہمارے لیے ٹیسٹ کیس ہے کہ کیا ہم اللہ اور اس کے

رسول ﷺ سے جنگ کے خاتمے کے لیے کوئی قدم اٹھانے کو تیار ہیں یا نہیں؟ ہماری ماضی کی تمام حکومتوں نے تاخیری حربے اختیار کیے ہیں اور کہیں اس حوالے سے سنجیدہ دکھائی نہیں دیں۔ گویا ہم اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ جاری رکھنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ یہ جسارت نہیں بلکہ بغاوت اور سرکشی ہے۔

اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ آج پاکستان دوراہے پر کھڑا ہے، یہ بیرونی قوتوں کی آنکھوں میں تو کھٹکتا اسی لیے ہے کہ اسلام کے نام پر بنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے مسلمانوں میں جذبات عطا کیے ہیں اور اس ملک کو ایٹمی صلاحیت عطا کی ہے۔ اسلام دشمن طاغوتی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ پاکستان مستحکم ہو۔ پھر ہمارے اندرونی انتشار کے معاملات ہیں۔ سیاست اور اقدار کا ستیاناس ہے۔ معیشت کا بھٹہ بیٹھا ہوا ہے۔ ہم نے 9500 ارب روپے کا وفاقی بجٹ پاس کیا، اس میں سے 4 ہزار ارب روپے ہم سود کی مد میں ادا کر رہے ہیں۔ پاکستان کے کل قرضہ کی ادائیگی میں سے تقریباً تین چوتھائی اندرون ملک قرضوں کی ادائیگی سے متعلق ہے۔ یہ بہت حیرت ناک اور افسوس ناک بات ہے کہ کم سے کم اندورن ملک تو سود کے خاتمے کے لیے کوئی قدم اٹھالیا جاتا۔ 2 ہزار ارب روپیہ سے زائد رقم ہم نے اضافی قرضوں کی ادائیگی کے لیے مختص کر رکھی ہے۔ یعنی ہمارے بجٹ کا 6 ہزار ارب روپیہ قرض اور سود کی ادائیگی میں لگ جاتا ہے اور حکومت اس کے لیے FBR کو ٹارگٹ دیتی ہے کہ عوام سے 7 ہزار ارب روپیہ ٹیکس کی مد میں اکٹھا کرو۔ آپ اندازہ کریں ملک اور عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لیے باقی کیا بچا۔ ملک کی ترقی خوشحال کے لیے 8 سو ارب روپیہ، تعلیم کے لیے 107 ارب روپیہ، صحت کے لیے 56 ارب روپیہ ہم نے مختص کیا ہے مگر ایک ہزار ارب روپیہ بھی نہیں ہے جو ان کاموں کے لیے خرچ ہو۔ گویا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کا یہ نتیجہ ہے جو ہم بھگت رہے ہیں۔ لوگوں کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے، بچوں کو فروخت کر رہے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون! والدین اپنے بچوں سمیت خود کشیاں کر رہا ہے۔ ہماری بچیاں سگنلز پر بھیک مانگتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ تباہی نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر ہماری اقدار کا ستیاناس ہو رہا ہے۔ ہماری تہذیب، اقدار، دین، ایمان اور ہمارے ملک کی سالمیت سب کچھ خطرے پر ہے کیونکہ ہم سود کا نظام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جس طرح کہا گیا کہ ؎

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ

یہ تو پوری امت کے لیے کہا گیا۔ لیکن خاص یہ پاکستان ہے کیونکہ یہ بنا ہی اسلام کے نام پر ہے۔ اس کی جڑ اور بنیاد میں اسلام ہے۔ اگر وہ اسلام آتا ہے تو یہ ملک مستحکم ومضبوط ہوگا۔ اللہ کی رحمتیں بھی آئیں گی۔ لیکن اگر یہ سود کے معاملات کو نہیں چھوڑتے تو پھر یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ ہے اور اس میں ہماری کوئی خیر نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹیسٹ کیس ہے۔ اگر اس ملک کی سلامتی، یہاں کے حالات کی درستگی، یہاں کی معیشت کی درستگی

دنیا کی بڑی بڑی معیشتیں اپنے انٹرسٹ ریٹ کو کم کر کے صفر تک لے آئی ہیں۔ گویا اسلام نے جس معاشی نظام کا تصور آج سے چودہ سو سال پہلے دیا تھا وہ آج دنیا کو سمجھ میں آرہا ہے۔

چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ کے خاتمے کے لیے پیش قدمی کرنا ہوگی۔

تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل فیصلے میں کچھ اقدام بھی بتائے گئے ہیں کہ کس طرح ہم ان معاملات کو سلجھا سکتے ہیں۔ بیرونی طاقتوں سے کس طرح بات کر سکتے ہیں وہ ٹیکنیکل معاملات اپنی جگہ ہیں لیکن جب رب نے سود کو حرام قرار دیا ہے تو لامحالہ اس کے خاتمے کی طرف پیش قدمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی رحمتوں کا نزول ہوگا۔ ان شاء اللہ!

ہماری اس مہم کا مقصد ایک طرف حکمرانوں کو توجہ دلانا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''دین خیر خواہی'' ہے، آپؐ نے یہ جملہ تین دفعہ فرمایا۔ ہم نے عرض کیا کہ کس کے لیے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے آئمہ کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

ہم چونکہ معروف معنی میں کوئی انتخابی سیاسی پارٹی نہیں ہیں لہٰذا ہماری اس بات کو appreciate بھی کیا جاسکتا ہے اور اس میں اخلاص کو محسوس بھی کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ہمارا کوئی کرسی واقتدار سے لینا دینا نہیں ہے۔ ہمارا صرف ایک معاملہ ہے کہ ہماری ذات اور اس خطے پر اللہ کا دین نافذ ہونا چاہیے۔ ہم حکمرانوں کو بھی توجہ دلا رہے ہیں جو ہمارا فریضہ بنتا ہے۔ یہ امت کس کام کے لیے کھڑی کی گئی۔ قرآن کہتا ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران:110)

''تم وہ بہترین اُمت ہو جسے لوگوں کے لیے برپا کیا گیا ہے' تم حکم کرتے ہو نیکی کا' اور تم روکتے ہو بدی سے''

یہ اتنا بڑا منکر جس کے بارے میں اللہ کا کلام کہتا ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ ہے' اس کے خاتمے کے لیے اپنی زبان، قلم، صلاحیتیں، میڈیا اور جو ذرائع دستیاب ہیں ان سب کو استعمال میں لانا چاہیے۔ حکمرانوں سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اللہ کے بندو! تم نے اللہ کو جواب دینا ہے۔ پہلی مرتبہ 1991ء کا فیصلہ آیا تھا تو اس وقت بھی نواز شریف کی حکومت تھی۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ شاید سجدہ سہو کر لیں گے اور اپنی ماضی کی غلطی کا ازالہ کر لیں گے، کفارہ ادا کر لیں گے، لیکن نہیں! ایک طرف ٹاسک فورس بنائی گئی ہے جس میں علماء اور کچھ حکومتی عہدیداران کو شامل کیا گیا ہے، بہت اچھی بات ہے لیکن وہ فورس صرف ریکومینڈیشن کی حدتک تو نہ ہو اس کے لیے عملی اقدامات کا کیا جانا اور ان کو اختیارات کا دیا جانا اور نفاذ کی طرف قدم بڑھنا ہمیں نظر نہیں آرہا اور دوسری طرف سٹیٹ بینک آف پاکستان جو ہمارا مرکزی بینک ہے وہ سپریم کورٹ میں جا کھڑا ہوا ہے جس کا واضح مطلب ہے کہ اس معاملے کو سٹے (stay) میں رکھ دیں۔ یہ سٹے آرڈر ہم پچھلے چالیس پچاس سال سے دیکھتے ہوئے آئے ہیں۔ اس کو سادہ الفاظ میں کہا جائے تو منافقت کا معاملہ ہے۔ ہم مطالبہ کریں گے کہ کم سے کم وہ اپیل تو واپس لی جائے۔ اسی طرح باقی بنکوں پر پریشر ڈالا جاسکتا ہے، ان سے مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ حکمرانوں کو ہم توجہ دلائیں گے کہ کل اللہ کو جواب دینا ہے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مرجائے تو کل اللہ کے سامنے عمر سے پوچھ ہوگی۔ اسوۂ حسینی اور یکم محرم یہ سب چیزیں کوٹ ہوتی ہیں لیکن وہ صرف کوٹ کرنے کے لیے نہیں ہیں بلکہ کل اللہ کے سامنے جواب دہی کرنے کے

لیے ہیں۔ ہمارا حکمرانوں سے مطالبہ ہے کہ اس منافقت کو ختم کیا جائے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جاری جنگ کے خاتمہ کے لیے عملی قدم اٹھایا جائے۔ جیسے کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے میں کہا گیا ہے کہ 30 جون تک جن قوانین میں لفظ انٹرسٹ موجود ہے یا اس کا ہم معنیٰ کوئی لفظ موجود ہے اس کو ملکی قوانین سے حذف کیا جائے۔ پھر 31 دسمبر 2022ء کی ڈیڈ لائن دی ہے کہ پارلیمان معاشی نظام کی تشکیل کے لیے ضروری قانون سازی مکمل کرے۔ اسی پارلیمان میں کبھی 33 بل ایک ہی سانس میں پاس کر لیے جاتے ہیں، کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے خاتمے کے لیے پارلیمنٹ کی سطح پر کوئی بات نہیں کی جا سکتی۔ پھر 2027ء کی تاریخ دی گئی تھی کہ تب تک پورے معاشی نظام کی اسلامائزیشن مکمل کر لی جائے۔ عدالت نے کچھ نہ کچھ نشاندہی کر دی ہے اور حکومت کی طرف سے کم سے کم عملی اقدامات کا اظہار ہونا چاہیے۔

ہماری دینی جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ بھی اس حوالے سے اپنا رول ادا کریں، دینی سیاسی جماعتوں، علماء اور مدارس کے پاس بہرحال قوت ہے، سٹریٹ پاور ہے اور ان کی بات مانی جاتی ہے۔ کچھ مواقع پر جب خلاف اسلام قانون سازی کرنے کی کوشش کی گئی تو ان دینی قوتوں کی طرف سے اٹھائی جانے والی آواز کے وزن کو محسوس کیا گیا۔ الحمدللہ رب العالمین! گھریلو تشدد کے حوالے سے بل پیش کیا گیا جس میں کئی باتیں خلاف اسلام تھیں لیکن اس پر دینی طبقات کی طرف سے آواز اٹھائی گئی اور وہ قانون پاس نہیں ہوا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ دینی سیاسی جماعتیں جو ملکی معاملات میں بہت زیادہ اپنی پاور شو کرتی ہیں، سڑکوں پر آتی ہیں، دھرنے دیتی ہیں، سسٹم کو جام کرنے اور حکومتوں کو گرانے کی باتیں کرتی ہیں۔ کیا وہ دینی سیاسی جماعتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے خاتمے کے لیے کھڑی نہیں ہو سکتیں؟ اسی طرح ہماری تمام مکاتب فکر کے علماء سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی انسداد سود میں اپنا کردار ادا کریں جیسا کہ بعض علماء نے اس سارے معاملے میں بہت اہم رول ادا کیا ہے۔ سود کے حرام ہونے میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، اہل تشیع وغیرہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ یہ متفق علیہ ایشو ہے کہ سود ہمارے دین میں حرام ہے۔ اس حرام اور منکر کے خاتمے کے لیے اگر ان دینی طبقات کی طرف سے ایک آواز اٹھتی ہے تو اس آواز میں ضرور وزن ہو گا۔ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ اس کی توفیق ہمیں اور ان کو بھی عطا کرے۔

اسی طرح ہم عوام الناس سے گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ انسداد سود کی اس مہم میں بحیثیت مسلمان اپنا کردار ادا کریں۔ جنہوں نے سودی اکاؤنٹ کھول رکھے ہیں، سودی انوسٹمنٹ کر رکھی ہے، سود پر گاڑی لے رکھی ہے وہ اپنے اپنے طور پر اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ ختم کرنے کا اعلان کریں۔ ہم سب کو موت آنی ہے، ہم نے اللہ کو جواب دینا ہے۔ لہٰذا جو ہمارے اختیار میں ہے وہاں ہم سود کو چھوڑ دیں۔ عوام مہنگائی کے خلاف، گیس اور بجلی کی بندش کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں، اپنے سیاسی لیڈروں کے لیے سڑکوں پر نکل آتے ہیں۔ کیا اللہ کا دین سوتیلا ہے یا لاوارث ہے؟ کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے خاتمے کے لیے ہمیں کھڑا نہیں ہونا چاہیے؟ یہ ہم عوام الناس سے گزارش کرنا چاہتے ہیں۔

اسی طرح ہم صحافی بھائیوں سے بھی گزارش کرتے ہیں۔ ہم سب مسلمان ہیں، ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو مانتے ہیں۔ یہاں پر تنظیم اسلامی کے رفقاء بھی ہیں اور صحافی بھائی بھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سود کے خلاف کھڑا ہونا جس طرح ہمارا فریضہ ہے اسی طرح آپ کا بھی یہ فریضہ ہے۔ اللہ نے آپ کو قلم کی طاقت دی ہے، میڈیا کی طاقت دی ہے، سوشل میڈیا کی طاقت دی ہے، بلاگز کی طاقت دی ہے، لکھنے اور بولنے کی طاقت دی ہے، پیغام کو پہنچانے کی طاقت دی ہے، ان ساری طاقتوں یا صلاحیتوں کو ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے خاتمے کے لیے استعمال کریں تاکہ کل جب ہمارا رب سے سامنا ہو تو اس حالت میں ہو کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔

ہم انسداد سود مہم شروع کر رہے ہیں تو پبلک تک پیغام پہنچانے کا یہ معروف طریقہ ہے کہ پریس کے ذریعے بات پہنچے۔ ہم سب محمد مصطفیٰ ﷺ کے امتی ہیں، ہم سب کا فریضہ ہے کہ ہم سود کے خلاف کھڑے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مہم میں ہمارے پیش نظر یہ ہے کہ اس کے ذریعے حکمرانوں تک، اہل علم تک، ہر طبقے تک بات پہنچے، عوام میں آگاہی پیدا ہو، خاص طور پر آئمہ مساجد کو آگاہ کرنا شامل ہے تاکہ منبر و محراب سے بھی یہ آواز اُٹھے۔ کیونکہ جمعہ میں کروڑوں مسلمان آتے ہیں۔ الحمدللہ رب العالمین! وہ ایک میسج لے کر وہاں سے جائیں۔ سود کے خلاف اس مہم میں پرنٹ والیکٹرانک میڈیا، سوشل میڈیا، مساجد، خطبات جمعہ، سیمینارز، ہینڈ بلز کی تقسیم اور جو ذرائع دستیاب ہوں گے ان سب کو ہم شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے استعمال میں لائیں گے۔ اسی طریقے پر میڈیا چینلز کے مالکان ہیں، کالم نگار اور سینئر صحافی حضرات، اینکر پرسنز ہیں ان سب تک بھی ہم اپنا مواد پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ پھر قومی وصوبائی اسمبلی کے ارکان ہیں، پارلیمنٹرینز ہیں، اپوزیشن کے ارکان ہیں، ان سب تک بھی بات پہنچائیں گے۔ علماء اور سیاسی حضرات وغیرہ کو ہم خطوط لکھ رہے ہیں، ان میں سے کافی حضرات تعاون بھی کرتے ہیں کیونکہ سود کسی کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ ذاتی مسئلہ اس معنی میں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ ختم ہونی چاہیے، ملک کو استحکام ملنا چاہیے۔ آج ہمارا نعرہ ہے کہ ہمیں غلامی سے آزادی چاہیے، بالکل درست بات کرتے ہیں۔ لیکن کون سی حقیقی آزادی؟ ایک آزادی یہ ہے کہ ہم 14 اگست مناتے ہیں اور میراثیوں اور بھانڈ قسم کے لوگوں کو وہاں پر لا کر نچاتے ہیں۔ کیا ہم نے اس لیے پاکستان حاصل کیا تھا؟ اور دوسری طرف کشکول لے کر اور بھکاریوں کی طرح ہم آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے سامنے لائن میں کھڑے رہتے ہیں۔ سیدنا علی ؓ نے فرمایا: مقروض غلام ہوا کرتا ہے اس کی آزاد مرضی نہیں ہوتی۔ ہمارے نہ بجلی کے بل آزاد، نہ پٹرول کی قیمت آزاد، نہ گیس کے بلز آزاد۔ ہم آزاد نہیں ہیں۔ لہٰذا صرف نام کی آزادی ہے، حقیقی آزادی تب ملے گی جب واقعتاً ہم اللہ کی غلامی اختیار کریں گے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کا خاتمہ کریں گے۔ سود کا خاتمہ ہمارے ایمان کا بھی تقاضا ہے اور رب کے حکم کا بھی تقاضا ہے اور اگر پاکستان کی سالمیت مطلوب ہے، ان ظالموں اور عالمی بدمعاشوں اور دہشت گردوں سے اپنے ملک کو بچانا ہے تو یہ جنگ ختم

کرنا پڑے گی۔

یہ کچھ گزارشات تھیں۔ آپ نے شدت تاثر بھی محسوس کیا ہوگا جو کہ بجا ہے۔ ذرا ذرا سی باتوں پر ہمیں اپنے پیارے بچوں پر غصہ آتا ہے۔ بچہ گلاس یا موبائیل کی سکرین توڑ دے تو ہمیں غصہ آئے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات ٹوٹ رہے ہیں اور اتنا بڑا معاملہ کہ جنگ جاری رکھنے کی باتیں ہو رہی ہیں اور ہمارے چہرے تبدیل نہ ہوں، ہمارے اندر کوئی جذبہ پیدا نہ ہو اور ہم کوئی تحریک برپا کرنے کے لیے کھڑے نہ ہوں، ہم اپنی کوشش کرنے کو تیار نہ ہوں تو پھر ہمیں اپنے ایمان اور امتی ہونے کے دعوے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اللہ ہمارے دلوں میں اخلاص ڈال دے، اگر اللہ تعالیٰ تین مرتبہ عدالت سے فیصلے کرواسکتا ہے تو وہ اللہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ دلوں کو بدل دے اور ان فیصلوں کی طرف لوگوں کے دلوں کو مائل کردے۔ دل اللہ کے اختیار میں ہیں۔ کوشش کرنا ہمارا کام ہے لوگ بدل جائیں، تبدیلی آجائے، عمل درآمد ہو جائے یہ توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال: پنجاب اسمبلی میں بھی یہ کیس آیا ہے۔ کیا آپ ان سے motivation لے کر یہ مہم چلا رہے ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: پنجاب اسمبلی سے پہلے KPK میں بھی اس طرح کا بل آچکا ہے مگر وہ بل نجی سود کو ختم کرنے کے حوالے سے تھا۔ یہ عجیب مخمصہ ہے کہ یہ چاہتے ہیں کہ دکانوں اور نجی سطح پر سود کا کام نہ ہو لیکن بنکوں میں ہو۔ گویا یہ سب کو بینکوں کے سودی اور برباد کردینے والے نظام کے تحت لانا چاہتے ہیں۔ اگر پنجاب اسمبلی میں اور پرویز الٰہی کی طرف سے بینک انٹرسٹ سمیت ہر قسم کے سود کو ختم کرنے کی بات آئی ہے تو ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ ہم خیر کی بات کی تائید کریں گے۔ لیکن ہم ان سے متاثر ہو کر یہ مہم نہیں چلا رہے بلکہ ہماری یہ مہم کئی مہینے پہلے سے طے شدہ ہے الحمدللہ! یہ ہمارے ریکارڈ اور گفتگو کا حصہ ہے۔ ہم صرف نجی سود کو ختم کرنے کی بات نہیں کر رہے بلکہ ہم پورے معاشی نظام کو سود سے پاک کرنے کی بات کرتے ہیں۔

سوال: جو بنک سپریم کورٹ میں اپیل میں گئے ہیں کیا آپ ان کے بائیکاٹ کا اعلان کریں گے اور اپنی تنظیم کے بندوں سے کہیں گے کہ ان بنکوں سے اکاؤنٹ ختم کردیں؟

امیر تنظیم اسلامی: ان بنکوں کی تعداد 8 ہوگئی ہے۔ ہم نے ان کے بائیکاٹ کے حوالے سے توجہ دلائی ہے۔ البتہ ہماری بڑی دینی جماعتیں سب مل کر ایک آواز ہو کر یہ کام کریں گے تو پھر پیش رفت میں تیزی آئے گی۔ البتہ ایسی بہت سی مثالیں سامنے آئی ہیں کہ جن بنکوں نے اپیل میں جانے کی کوشش کی تھی وہاں سے لوگوں نے اکاؤنٹ بند کروا کر دوسرے بنکوں میں اکاؤنٹس کھلوائے ہیں۔ بہرحال یہ ایک اچھی تجویز ہے اور ہم اپنی گفتگو میں اس کا ذکر کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ان شاءاللہ!

سوال: پاکستان میں انفرادی سطح پر بھی سودی لین دین جاری ہے اور لوگ مشکلات کا شکار ہیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ اجتماعی طور پر بنکوں کے خلاف کوشش کے ساتھ ساتھ انفرادی سطح پر جو لوگ سود کے کاروبار میں ملوث ہیں ان کے خلاف بھی تنظیم اسلامی کو کام کرنا چاہیے؟

امیر تنظیم اسلامی: پنجاب اسمبلی میں نجی سود کے خلاف بل پہلے سے موجود ہے۔ میں چارٹرڈ اکاؤنٹینسی کی فیلڈ میں رہا ہوں اور ہم نے بڑے بڑے بنکوں کے آڈٹ کیے۔ وہاں جتنے لوگوں سے ملاقات ہوتی تھی ان کی 80 فیصد تعداد ایسی تھی جن سے میں پوچھتا تھا کہ آپ اس کو غلط سمجھتے ہیں تو وہ کہتے تھے ہم بالکل غلط سمجھتے ہیں اور اگر ہمیں موقع ملے تو فوراً چھوڑ دیں گے۔ اس حوالے سے علمائے کرام کو منبر ومحراب سے بھی لوگوں کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرنا ہوگا۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ تو ہر دوسرے تیسرے جمعہ سود کی حرمت کے حوالے سے گفتگو کرتے تھے۔ بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ بہت سے لوگوں نے منبر سے بات سن کر، قرآن حکیم کا ترجمہ اور اس کی تشریح اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو سن کر اپنے آپ کو تبدیل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں اور کم ترین حصہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔ یہ سن کر آدمی ہل جاتا ہے۔ اس تعلیم وتربیت کے نتیجے میں کئی لوگوں نے انفرادی سطح کے سود کو چھوڑا ہے۔ الحمدللہ! البتہ انفرادی سطح پر تعلیم و تربیت، motivatoin اور ترغیب ہو سکتی ہے مگر جب ہم نظام کی سطح کی بات کریں گے تو وہاں نفاذ طاقت کے ذریعے ہی ممکن ہے اور تب ہی ہر طرح کا سود ختم ہو سکے گا۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ ہم عوام سے بھی اپیل کریں گے۔ اگر خدانخواستہ ہم میں سے کسی کا سودی اکاؤنٹ کھلا ہوا ہے تو وہ اس کو ختم کرے اور مجبوراً جو بھی ہمیں ٹرانزکشن کرنی پڑتی ہے اس کو کرنٹ اکاؤنٹ میں لے آئیں۔ یہ تو ہم فوراً کر سکتے ہیں جو ہمارے بس میں ہے۔ البتہ نظام کی سطح پر جو سود ہے اس کو ختم کرنے کے لیے اور نظام کو بدلنے کے لیے ہمیں اقامت دین کی جدوجہد کو مستقل مزاجی کے ساتھ جاری رکھنا ہوگا۔

سوال: عمومی طور پر مسلم ممالک کے اوپر یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ ان کا نظام بین الاقوامی معیار کے مطابق نہیں ہے۔ اس حوالے سے ہمارے معیشت دانوں اور علماء کرام نے کوئی ایسا نظام دیا ہے جو بین الاقوامی نظام کے متبادل کے طور پر اختیار کیا جاسکتا ہے؟

حافظ عاطف وحید: اگر میں کہوں کہ اسلامی معاشی نظام جو شراکت داری پر مبنی ہے وہ زیادہ موثر ہے تو آپ کو زیادہ تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے اور اس کی واضح علامت یہ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی معیشتوں نے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ سود اور شرح سود اکانومی کے لیے کوئی مفید شے نہیں ہے اپنی معیشتوں میں سود کم کرتے کرتے زیرو ریٹ انٹرسٹ پر لے آئی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پھر وہ کس طرف گئے ہیں؟ تو یقیناً وہ شراکت داری کی طرف گئے ہیں جو کہ اسلامی نظام کا ایک معاشی تصور ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس شراکت داری کی وجہ سے عالمی مالیاتی سامراج کا کنٹرول کمزور پڑتا ہے کیونکہ دنیا کو کنٹرول کرنے کے لیے ان کا سب سے بڑا ہتھیار سود ہے اور شراکت داری نظام میں سود ختم ہو جاتا ہے۔ سود اور غیر سودی معاملے میں فرق ذمہ داری اور جوابدہی کا ہے۔ ان بنیادوں پر جو نظام معیشت استوار ہوگا وہ زیادہ مبنی برانصاف ہوگا اور اب دنیا اس طرف جارہی ہے۔ دنیا کے بڑے آٹھ ممالک ایسے ہیں جہاں زیرو ریٹ آف انٹرسٹ ہے اور انہوں نے اپنا سسٹم ایکویٹی فنانسنگ کی طرف کنورٹ کیا ہے۔ ہم تو جس چیز کی بات کر رہے ہیں وہ ساڑھے چودہ سو سال پہلے رسول اکرم ﷺ نے ہمیں عطا کی تھی، وہ آج دنیا کو سمجھ آرہی ہے لیکن چونکہ ہم ایک مغلوب قوم ہیں اور غلام قوموں کو قابو میں رکھنے کے لیے سودی نظام ہم پر مسلط کیا گیا ہے اس لیے اس نظام کے ذریعے ہمیں دھوکہ اور دھونس دیا جاتا ہے۔ ہمیں انفلیشن ٹارگٹنگ کے نام پر ایک فریب دے کر پچھلے پانچ سال ہائیریٹ آف انٹرسٹ پر لایا گیا

ہے جس سے ہماری محکومیت اور غلامی میں مزید اضافہ ہوا۔
یہ اس قدر مہلک چیز ہے کہ اگر آج ہم نے اس حوالے سے کوئی فیصلہ نہ کیا تو آئندہ چند سالوں میں جو یہ چھل پہل نظر آ رہی ہے، یہ بھی نہیں ہوگی۔ اس حوالے سے وفاقی شرعی عدالت نے ایڈریس کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمیں اپنی آئندہ نسلوں کی فکر ہے تو ہمیں ان چیزوں کا مطالعہ کر کے اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ ہم کیسے اس استحصالی نظام سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں دو کروڑ سے زیادہ بنکوں کے ڈیپازٹ ہولڈر ہیں ان میں اکثریت small savers کی ہے اور بنکوں سے جن لوگوں نے فائدہ اٹھایا وہ چند ہزار ہیں جو اکثریت کے پیسے سے فائدہ اٹھا کر زیادہ توانا اور طاقتور ہو رہے ہیں جبکہ ان قرضوں اور سود کا بوجھ عوام ٹیکس اور مہنگائی کی صورت میں اٹھاتے ہیں اور ان کے بوجھ میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ آج ایک عام آدمی اپنا بجلی کا بل ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ یہ تباہی کیوں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے پندرہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ جس قوم میں بھی ربا عام ہو جائے گا وہ قوم قحط اور کم پیداواری کے عذاب میں پکڑی جائے گی اور آج ہم اسی کیفیت سے دوچار ہیں۔ اگر ہمیں رسول اللہ ﷺ پر اعتماد ہے اور انہیں الصادق اور الامین کہہ کر ہم بہت خوش ہوتے ہیں تو کم سے کم اس قسم کے تشخیص کے پہلوؤں کو بھی ہمیں ملحوظ رکھنا چاہیے۔

سوال: پاکستان میں چھوٹا کاروبار کرنے والے لوگ زیادہ موجود ہیں ان کی سہولت کے لیے کیا پروگرام ہونا چاہیے۔ ہمارے سامنے اس کی مثال اخوت کی صورت میں موجود ہے۔ کیا تنظیم اسلامی کوئی ایسا کوئی پلیٹ فارم بنائے گی جہاں سے وہ لوگوں کو خود غیر سودی قرضہ فراہم کر سکے؟

امیر تنظیم اسلامی: آپ کی بات اہم ہے اور اس کی ضرورت محسوس کی جا سکتی ہے۔ اس وقت ہم سود کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ تعلیم کی مثال لے لیں۔ حکومت بجٹ کا دو فیصد تعلیم پر لگاتی ہے لیکن مڈل کلاس پچاس فیصد اپنے بچے کی تعلیم پر لگاتا ہے تو ہم سے لوگ یہ بھی تقاضا کرتے ہیں کہ تنظیم اسلامی سکول بھی کھولے۔ اسی طرح مارکیٹ میں دودھ بڑا ملاوٹ والا ملتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ تنظیم اسلامی میں اچھے لوگ ہیں انہیں چاہیے کہ وہ خالص دودھ کی دکانیں بھی کھولیں۔ اسی طرح کی دیگر مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ اصل میں ہماری ساری جدوجہد پورے نظام کو تبدیل کرنے کے لیے ہے۔
ڈاکٹر اسرار احمدؒ بڑی پیاری مثال دیتے تھے کہ ایک آدمی پہاڑ سے توپ کے گولے برسا رہا ہے اور نیچے پچاس مرتے ہیں اور پچاس زخمی ہوتے ہیں لوگ روز ان زخمیوں کو لے کر ہسپتال جاتے ہیں اگلے دن پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ آپ کب تک لاشیں اور زخمی ڈھوتے رہیں گے۔ ہمت کر کے اس توپ والے کو ہی ختم کر دو تو مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔ اسی طرح تنظیم اسلامی کا سارا فوکس نظام کو تبدیل کرنے میں ہے۔ ہم اس گوشے میں محنت کر رہے ہیں جس کے ذریعے پورے ملک میں بہتری آئے۔ خلافت راشدہ میں نظام کام کر رہا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیوں بھیک مانگتے ہو۔ اس نے کہا کہ جب تک میں کما رہا تھا تو میں جزیہ دے رہا تھا لیکن اب میں کمانے کے قابل نہیں۔ آپؓ نے فرمایا: جب تک تو کما رہا تو ہمیں دے رہا تھا۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ تیری کفالت کریں۔ چنانچہ اس یہودی کو کہا کہ تو گھر جا کر بیٹھ اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ تنظیم اسلامی کا موقف یہی ہے کہ نظام تبدیل ہوگا تو ہر شعبہ میں بہتری آئے گی۔ ان شاء اللہ

حافظ عاطف وحید: وقت ہمیں ایک advantage یہ حاصل ہے کہ ہمارے آئین میں سود کے خاتمے کا ذکر ہے۔ بنگلہ دیش میں اس قسم کی کوئی آئینی سہولت موجود نہیں۔ ٹھیک ہے وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور اصل آئین تو قرآن و سنت ہی ہے لیکن پھر بھی ملکی آئین کو سامنے رکھیں تو ہمیں فائدہ حاصل ہے۔ گویا یہ ہمارا آئینی حق بھی ہے کہ ہم ایک ایسا نظام معیشت مانگیں جو سود سے پاک ہو۔ آئین میں سودی نظام کو ختم کرنے کی ذمہ داری ریاست پر ڈالی گئی ہے، اس لیے ہم کورٹ کے ذریعے کوشش کر رہے ہیں کہ اس سے متعلق جتنے قوانین ہیں ان کو ہم نے کالعدم کروا دیا ہے۔ الحمدللہ۔ بہر حال آئین اور قانون میں پروویژن دونوں کی موجود رہیں تو اسلامی آپشنز ٹھیک طریقے سے پنپ نہیں سکتیں۔ اخوت کا ماڈل اس لیے چل رہا ہے کیونکہ وہ چیریٹی (زکوٰۃ، عطیات) پر چلتا ہے، وہ کمرشل بنیادوں پر نہیں چلتا۔ یہ کام اصلاً ریاست کی سطح پر ہونا چاہیے تھا۔ یہ ریاست اور سٹیٹ بنک کی ذمہ داری ہے کہ وہ چھوٹے انوسٹرز کو مائیکروفنانس کے ذریعے سے فنڈنگ دے جو کام کرنا چاہتے ہیں اور ان کے پاس پیسہ نہیں ہے۔ بہر حال ہم اپنی آئینی، ملی، قومی اور دینی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ معاشیات کا اصول ہے کہ اگر معیشت کے اندر دو قسم کی کرنسیز رائج ہو جائیں تو ہلکی کرنسی معیشت میں پریویل (غالب) کر جائے گی اور اچھی کرنسی وہاں سے آؤٹ ہو جائے گی اس کو لوگ نکال کر اپنے اپنے خزانوں میں محفوظ کر لیں گے۔ اس وقت بھی یہی پوزیشن ہے کہ اگر دونوں نظاموں کو ایک ساتھ چلنے دیا جائے تو کوئی اکنامک سسٹم ترقی کے ساتھ پنپ نہیں سکتا اس کے اندر لازماً کوئی نہ کوئی آمیزش پیدا ہو جاتی ہے۔ موجودہ آمیزش اس دوہرے نظام کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ ہمیں اس کو بھی ٹارگٹ کرنا ہے۔ اگر ہم اس آمیزش سے بچنا چاہتے ہیں تو اس دوہرے سسٹم کو ختم کر کے ایک واحد سسٹم جو غیر سودی ہو اس کے لیے کوشش کریں تا کہ ملکی سطح پر جو ایک فساد برپا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ہماری آئندہ نسلیں غلام ہو گئی ہیں ہم اس کے خلاف کام کریں۔ باقی بہت سے کام چھوٹے چھوٹے ہو سکتے ہیں لیکن ہر کام ہر کسی کے کرنے کا نہیں ہے۔

❁ ❁ ❁

قارئین اس پروگرام کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

ضرورت رشتہ

☆ راولپنڈی، بحریہ ٹاؤن میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 34 سال، تعلیم ایم اے، دینی مزاج کی حامل، صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لیے مناسب رشتہ درکار ہے۔ (پشاور اور راولپنڈی کے رہائشی قابل ترجیح)
برائے رابطہ: 0333-9388696

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ جنوبی پنجاب، ملتان کے رفیق زبیر حفیظ کا روڈ ایکسیڈنٹ میں بازو فریکچر ہو گیا ہے۔
برائے بیمار پرسی: 0306-7555647
اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔
اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کا پیغام

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان اس وقت اپنی تاریخ کے ایک مشکل اور نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔ایک طرف اسلام دشمن بیرونی قوتیں پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی بھرپور کوشش کر رہی ہیں۔دوسری طرف ملک کے اندر سیاسی اور معاشی بحران، مہنگائی اور لوٹ کھسوٹ اور کرپشن نے عوام کا جینا دوبھر کیا ہوا ہے اور ملک کی معاشی جڑیں مکمل طور پر کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ہم کشکول اُٹھائے IMF اور دیگر ممالک سے بھیک مانگتے پھر رہے ہیں۔دنیا بھر میں پاکستان میں سری لنکا جیسے معاشی حالات پیدا ہو جانے کا خدشہ بلکہ چرچا ہو رہا ہے۔چند دن قبل پاکستان میں آزادی کا 75 واں یوم منایا گیا۔لیکن کیا یہ ایک تلخ حقیقت نہیں کہ اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک میں اسلامی نظام تو کجا، شریعت محمدی ﷺ کی علی الاعلان دھجیاں بکھیری جارہی ہیں اور ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنے کی بجائے ہر سطح پر سودی معیشت کو فروغ دیا جارہا ہے گویا ہم نے بحیثیت قوم اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ چھیڑ رکھی ہے۔(البقرہ:279)۔اسی طرح احادیث میں سود میں ملوث افراد اور معاشروں کے لیے دنیا وآخرت کی شدید ترین وعیدیں آئی ہیں۔

اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں امتِ محمدیؐ میں پیدا فرمایا اور پھر پاکستان جیسے واحد نظریاتی اور اسلامی ایٹمی ملک سے نوازا۔جس میں قرار دادِ مقاصد منظور ہونے اور پھر شریعت کورٹ کے بننے کے بعد سود کے خلاف ایک قانونی جدوجہد کا آغاز ہوا۔28 اپریل 2022ء (بمطابق 26 رمضان المبارک 1443ھ) کو وفاقی شرعی عدالت نے اپنے معرکۃ الاراء فیصلے میں مروجہ ہر قسم کے سود کو ربا اور حرام مطلق قرار دیا ہے۔

یاد رہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے 1991ء میں بنک کے سود کو ربا قرار دے کر اس کے حرامِ مطلق ہونے کا فیصلہ دیا تھا جس کی 1999ء میں سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ نے بھی توثیق کر دی تھی لیکن مختلف حیلے بہانوں سے 2022ء تک اس پر عمل درآمد نہ کیا گیا۔

وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے کے مطابق:

1۔ یکم جون 2022ء تک لفظ interest اور اُس کے ہم وزن الفاظ ومعانی کو ملکی قوانین سے حذف کیا جائے۔

2۔ 31 دسمبر 2022ء تک سود سے پاک معاشی نظام کی تشکیل کے لیے پارلیمان تمام ضروری قانون سازی مکمل کرے۔

3۔ پاکستان کے معاشی نظام کو مکمل طور پر سود سے پاک کرنے اور اسلامی نظام معیشت میں ڈھالنے کے لیے 5 سال کا جو وقت دیا گیا اُس پر فی الفور حقیقی عمل درآمد شروع کر دیا جائے۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس بار حکومت وقت اور ریاست کے تمام معاشی ادارے فوری طور پر اس فیصلہ پر مِن وعَن مرحلہ وار عمل درآمد شروع کر دیتے تا کہ آئین پاکستان کی دفعہ F-38 کے علاوہ دفعات A-2 اور 227 پر بھی حقیقی معنوں میں عمل درآمد کیا جاتا۔اس بات کو یقینی بنایا جاتا کہ سودی نظام کے فوری خاتمے کی طرف بڑھا جائے تا کہ معیشت کے حوالے سے قرآن وسنت سے متصادم قوانین اور طرزِ عمل کا خاتمہ کیا جاتا اور مملکتِ خداداد پاکستان کے معاشی نظام کو مکمل طور پر شریعت کے مطابق ڈھالنے کی طرف پیش قدمی شروع کی جاتی۔لیکن انتہائی افسوس اور دکھ کا مقام ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ سے جاری جنگ کو فوری طور پر ختم کرنے کے لیے عملی اقدامات کرنے کی بجائے بینک دولت پاکستان اور سات دیگر بینکوں نے اس فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا جس سے واضح ہو گیا ہے کہ حکومت پاکستان اور ملک کے معاشی ادارے ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔حکومت نے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد اور سودی نظام کے خاتمے کے حوالے سے جائزہ لینے کے لیے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی جس میں دیگر سٹیک ہولڈرز کے علاوہ بعض علماء کرام کو بھی شامل کیا گیا لیکن سوال یہ ہے کہ جب تک سپریم کورٹ میں دائر اپیلوں کو واپس نہیں لیا جائے گا اس ٹاسک فورس کی کیا اہمیت ہوگی۔دینی جماعتوں کا یہ فرض منصبی ہے کہ کوئی وقت ضائع کیے بغیر ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں اور حکومت کو مجبور کیا جائے کہ اپیلوں کو واپس لے اور سودی نظام کے خاتمے کی طرف عملی قدم بڑھائے۔

بنا بریں تنظیم اسلامی نے فیصلہ کیا ہے کہ عوام اور حکمرانوں کے سامنے اس ضمن میں تنظیم کا مؤقف واضح طور پر آجائے کہ وہ اس حوالے سے کسی بھی داخلی یا خارجی رکاوٹ کا لحاظ نہ کریں اور اللہ اور رسول ﷺ سے بغاوت کی روش ترک کر کے قرآن وسنت کی بالادستی کے لیے اپنی دینی وآئینی ذمہ داری کو پورا کرے۔

آج عالمی سطح پر ظالمانہ نظام کی سب سے بنیادی خرابیوں میں سے ایک انتہائی اہم خرابی ''سود'' ہے۔جس سے ایک طرف عیاشی وبدمعاشی اور دوسری طرف فقر وفاقہ کا معاملہ بڑھتا جارہا ہے۔ہماری رائے میں پاکستان میں غربت، افلاس، طبقاتی تقسیم اور پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ پاکستان کا عالمی معاشی نظام کا حصہ ہونا ہے جس میں سود کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔اس معاشی نظام نے پاکستان کو مفلوج بنا کر اقوام عالم کے سامنے دست بستہ کھڑا کر دیا ہے۔پاکستان کی اسی مجبوری اور کمزوری سے فائدہ اٹھا کر عالمی قوتیں گھناؤنے کھیل کھیلتی ہیں جس کی وجہ سے ہماری قومی سلامتی، ملکی یکجہتی، دین، ایمان، غیرت وحمیت، شرم وحیا، تہذیب واقدار اور نظریۂ پاکستان سمیت سب کچھ داؤ پر لگ چکا ہے۔لہٰذا اس وقت اللہ کے بندوں کی سب سے بڑی خدمت اُنہیں اس سودی معیشت سے نجات دلانا ہے جو انسانیت کے لیے کینسر بن چکی ہے۔آج انسانوں کی عظیم اکثریت اس نظام کے ہاتھوں حالتِ نزاع میں ہے۔نہ وہ زندوں میں ہیں اور نہ مُردوں میں کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام کا پشت پناہ ایک چھوٹا سا گروہ اُن کے جسم سے مسلسل خون نچوڑ رہا ہے۔

ہم حکومت پاکستان اور دیگر اداروں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وہ فیڈرل شریعت کورٹ کے اس معرکۃ الآراء فیصلہ پر فوری طور پر عمل درآمد شروع کریں اور لیت ولعل سے کام نہ لیں اور فیصلے کے خلاف اپیلوں کو فوری طور پر واپس لیں۔بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ سے جاری اس جنگ کو ختم کریں تا کہ ملک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور ہماری دنیا کے ساتھ آخرت بھی سنور جائے۔

ہماری مسلمانانِ پاکستان سے استدعا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی خاطر اپنی انفرادی زندگی میں ہر طرح کے سود سے مکمل اجتناب کریں اور اجتماعی زندگی میں اس نافرمانی اور ظلم کے خلاف مل جل کر آواز اٹھانے اور اسے ختم کر کے حق اور عدل کو قائم کرنے کی اس کوشش میں ہمارا بھرپور ساتھ دیں۔

اللہ ہم سب کا اور ملک وملت کا حامی وناصر ہو۔آمین

سود اور اسلام ایک معاشرے میں جمع نہیں ہو سکتے!

سید قطب شہیدؒ

اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ مسلمان رہنا چاہتے ہیں اور اسلامی زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں ان کے سامنے وہ حقائق رکھ دیں جن کی بنا پر اسلام سودی نظام سے نفرت کرتا اور اسے انسانیت کے لیے بدترین لعنت قرار دیتا ہے۔

❁ اولین حقیقت یہ ہے کہ جس سماج میں سودی نظام کے زیر سایہ اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں وہاں اسلام کا کوئی وجود قائم نہیں رہ سکتا۔ خواہ علمائے دین کتنے ہی فتوے دیتے رہیں۔ کیونکہ اسلام اپنی اساس ہی کے لحاظ سے سودی نظام سے براہ راست متصادم ہے اور یہ دونوں نظام ایک وقت میں اور ایک معاشرے میں نہیں رہ سکتے، بلکہ سود کے وسیع تر اثرات اسلام کو لوگوں کی اخلاقی اور اعتقادی زندگی میں بھی پنپنے نہیں دیتے! اور دلوں کی گہرائیوں سے بھی اسلام کو کھرچ کھرچ کر نکال دیتے ہیں!

❁ دوسری حقیقت یہ ہے کہ سود انسانیت کے اخلاق، ایمان اور تصور حیات ہی کے لیے مصیبت نہیں ہے بلکہ سود خالص اقتصادی اور عملی لحاظ سے بھی ایک زبردست لعنت ہے۔ سعودی نظام انسانی سعادت پر ڈاکہ ڈالتا اور انسان کے معتدل نشوونما میں بگاڑ پیدا کرتا ہے، حالانکہ سودی، نظام کی ظاہری چمک دمک سے ایسا لگتا ہے۔ جیسے یہ انسانی نشوونما میں مدد دینے میں معاون اور مددگار رہو!

❁ تیسری حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں اخلاق اور عملی نظام باہم دگر مربوط اور پیوست ہیں۔ اسلام میں انسان کا ہر عمل شرط خلافت کے ساتھ مشروط ہے اور یوم آخرت میں ہر عمل کی جوابدہی کرنا ہے اور اسلام کا اقتصادی نظام بغیر اخلاق کے قائم نہیں ہو سکتا۔

❁ چوتھی حقیقت یہ ہے کہ سودی معاملات فرد کے ضمیر، اخلاق اور شعور کو تباہ اور جماعتی زندگی کو ختم کر کے رکھ دیتے ہیں۔ کیونکہ سودی کاروبار سے لوگوں کے دلوں میں طمع، حسد، لالچ، کینہ، دھوکے بازی اور فریب کاری جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں جو اجتماعی زندگی کو گھن کی طرح کھا جاتے ہیں۔ سود سرمائے کو بہا کر ہر اس جگہ لے جاتا ہے جہاں سے سرمایہ دار کو زیادہ سے زیادہ فائدے کی امید ہو، اسی وجہ سے دور جدید میں سرمائے کا بہاؤ عریاں فلموں، گندی صحافت، رقص گاہوں، کلبوں اور ان تمام چیزوں کی جانب ہو چکا ہے جو انسانی اخلاق کے لیے تباہ کن ہیں کیونکہ سودی سرمایہ کاری کا مقصد زیادہ سے زیادہ نفع کمانا ہے۔ اس لیے وہ انہی کاموں میں کھپتا ہے جہاں انسان کی پست خواہشات بھڑکتی ہوں اور سفلی جذبات تسکین پاتے ہوں!

❁ پانچویں حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک مکمل جامع نظام حیات ہے۔ وہ جب سودی تعامل کو حرام قرار دیتا ہے، تو ایک ایسا اقتصادی نظام بھی پیش کرتا ہے جس میں سرے سے سود کی کوئی ضرورت ہی پیش نہیں آتی! اسلام انسان کی اجتماعی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی اس طرح تشکیل کرتا ہے کہ ان کا نشوونما بھی جاری رہے اور سود کا بھی کہیں گزر نہ ہو سکے۔

❁ چھٹی حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی وقت اسلامی نظام زندگی عملی شکل میں برپا ہو، تو سودی لین دین کی بندش کے ساتھ جدید تہذیبی، اقتصادی اداروں کو ختم نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کی تطہیر کر کے انہیں اسلامی اصولوں کی روشنی میں از سر نو مرتب کیا جائے گا۔

❁ ساتویں حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی مسلمان ہے اور مسلمان رہنا چاہتا ہے، اسے بہر حال یہ یقین کامل رکھنا چاہیے کہ امر محال ہے کہ اللہ سبحانہٗ کسی ایسی شئے کو حرام قرار دیں جو حیات انسانی کے نشوونما کے لیے ضروری ہو اور اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ کوئی بات بُری ہو اور اس کے باوجود بھی وہ انسانی زندگی کے لیے ناگزیر ہو۔ اللہ سبحانہٗ نے انسان کو پیدا کیا اور زندگی کی تخلیق فرمائی۔ انہوں ہی نے انسان کو زندگی کی نشوونما اور فروغ کا حکم دیا۔ اس لیے اللہ کسی ایسے شئے کو حرام نہیں قرار دیتا جو انسانی زندگی کے تقدم اور نشوونما کے لیے ضروری ہو اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی خبیث اور بری شئے انسانی زندگی کے لیے ناگزیر بن جائے۔ یہ تصور کہ سود اقتصادی نشوونما کے لیے ناگزیر ہے۔ ایک انتہائی غلط اور خبیث پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے۔ اس تصور کو ساری دنیا میں خوب خوب اچھالا گیا ہے۔ اسے تعلیمی اور ثقافتی مراکز میں اجاگر کیا گیا ہے اور سودخوروں کی کوششوں سے لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات اتار دی گئی ہے کہ معاشی زندگی بغیر سود کے استوار نہیں ہو سکتی۔ اور اس تصور کے عام ذہنوں پر سرایت کر جانے کی دو وجوہات ہیں: ایک وجہ تو لوگوں کے دلوں کا ایمان سے خالی ہونا ہے اور دوسری وجہ ان کے ذہنوں کا کسی غیر سودی نظام کے سوچنے سے عاجز ہونا ہے۔ کیونکہ سودخوروں نے اس تصور کو خوب اچھی طرح پھیلا دیا ہے اور وہ تمام دنیا کی حکومتوں اور ذرائع ابلاغ کے دروبست پر کلیتاً قابض ہو چکے ہیں۔

❁ آٹھویں حقیقت یہ ہے کہ اگر امت مسلمہ پاک و صاف اور سچے ارادے اور حقیقی عزم کے ساتھ اُٹھ کھڑی ہو اور عالمی سودخوروں کی ٹولیوں سے آزادی حاصل کر لے تو وہ اب بھی اسلام کا غیر سودی اقتصادی نظام برپا کر سکتی ہے۔ جو عملاً ایک عرصے تک قائم رہ چکا ہے اور جس کے تحت انسانیت نشوونما اور فروغ پا چکی ہے اور اب بھی انسانیت کی فلاح اسلامی نظام ہی میں مضمر ہے۔ بشرطیکہ انسانیت اس حقیقت کو سمجھ لے!

اس مضمون میں اس بحث کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ بتایا جائے کہ اسلام کے اقتصادی نظام کے نفاذ کی عملی صورت کیا ہوگی بلکہ یہاں صرف یہی بتانا مقصود تھا کہ سود انسانیت کے لیے ایک بدترین لعنت ہے اور یہ کہ سود انسان کی اقتصادی زندگی کے لیے ہرگز ناگزیر نہیں ہے اور جس طرح قدیم بھٹکی ہوئی انسانیت کو اسلام نے صراط مستقیم پر گامزن کیا تھا، اسی طرح آج کی بھٹکی ہوئی انسانیت کو بھی صرف اسلام ہی راہ راست پر لا سکتا ہے۔

❁❁❁

اسلامی نظام معیشت کی برکات

ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

اگر چہ اسلام کی تعلیمات میں روحانی سطح تو بہت بلند ہے، اس میں ملکیت کی نفی ہے کہ کوئی شے کسی کی ملکیت نہیں، ہر شے اللہ کی ملکیت ہے یہاں تک کہ یہ ہاتھ بھی میری ملکیت نہیں کہ جیسے چاہوں استعمال کروں۔ یہ زبان میری ملکیت نہیں کہ جو چاہوں اس سے بک دوں بلکہ یہ بھی میرے پاس امانت ہے۔

ایں امانت چند روزہ نزد ماست
در حقیقت مالک ہر شے خدا ست

یہ مکان بھی میری ملکیت نہیں، اللہ کی امانت ہے۔ یوں ذاتی ملکیت کی نفی کلی ہے لیکن اسلام کی یہ تعلیم ایمانی اور احسانی سطح پر ہے جبکہ قانونی سطح پر ملکیت تسلیم ہے۔ مکان آپ کا ہے اور نہ صرف آپ ذاتی استعمال کی چیزوں کو کام میں لا سکتے ہیں بلکہ پیداوار کے ذرائع بھی ذاتی ملکیت میں آسکتے ہیں۔ دکان، کارخانہ، زمین اپنی ہو سکتی ہے۔ ملکیت انسانی کو قانونی سطح پر اسلام نے برقرار رکھا۔ اس سے بھی بڑھ کہ یہ کہ آپ کی ملکیت آپ کی اگلی نسل کو منتقل بھی ہو گی۔ وراثت کا قانون بنا دیا گیا۔ بیٹے، بیٹی، بیوی اور والدین سب کا حصہ ہے۔ وراثت کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کی ملکیت ہے تب ہی تو آگے ورثا کی ملکیت میں جا سکے گی۔

اسی طرح انسان کے ذاتی محرک (Personal Incentive) کا پورا بندوبست کیا گیا ہے۔ کام کرو، محنت کرو اور اگر زیادہ کماؤ گے تو وہ تمہارا ہو گا۔ ہاں اگر ایک خاص حد سے آگے چلے جاؤ گے تو جو لوگ پیچھے رہ جانے والے ہیں ان کے اصلاح حال کے لیے تم سے ایک ٹیکس لے لیا جائے گا۔ یہ زکوٰۃ ہے جس سے تمہارا وہ مال پاک ہو جائے گا، مال کا تزکیہ ہو جائے گا اور جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں ان کے لیے بھی بندوبست ہو جائے گا۔ تم آگے بڑھو، محنت کرو، کوشش کرو لیکن حرام ذرائع سے کوئی کمائی نہ ہو۔ جتنی محنت کرو گے اور جو کماؤ گے تمہارا ہو گا۔ البتہ جب تم میں جذبہ بیدار ہو جائے، اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین اتنا پختہ ہو جائے کہ تم کچھ بھی اپنے پاس نہ رکھو سب اللہ کے راستے میں دے دو تو کیا ہی کہنے۔ یہ نہ ہو تو قانونی سطح پر تمہیں مجبور نہیں کیا جائے گا۔ گویا انسان کا طبعی تقاضا پورے کا پورا برقرار ہے۔ ہاں، اللہ نے ایک چیز بیک جنبش قلم نکال لی ہے، (with a master stroke) بیک جنبش قلم۔ صرف ایک چیز کو حرام کر کے اللہ نے سرمایہ دارانہ نظام کی ساری خباثت کو ختم کر دیا ہے۔ یعنی سود کو ختم کر دیا۔

سرمایہ دارانہ نظام سود کے بغیر بے ضرر رہ جاتا ہے۔ باقی سارے عوامل موجود رہیں گے۔ مارکیٹ اکانومی اور طلب و رسد کا نظام ٹھیک ہے۔ مصنوعی قدغن لوگوں کو بے ایمان بناتی اور جھوٹ بولنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اگر کسی چیز کی طلب زیادہ ہے تو قیمت بڑھ جائے گی، بڑھے اور وہی اسے خریدے جو متحمل ہو سکتا ہے۔ پھر کسی شے کی سپلائی بڑھ گئی ہے تو قیمت گر جائے گی۔ گر جانے دیجیے، کسی کو نقصان ہو گیا ہے تو ہو جائے لیکن اگر آپ نے کوئی مصنوعی کنٹرول کیا تو بلیک مارکیٹنگ ہو گی، ذخیرہ اندوزی ہو گی اور دھوکہ ہو گا۔ اسی طرح امریکہ میں جو نظام ہے کہ ملازم رکھ لو یا فارغ کر دو، یہ Hire And fire کا طریقہ درست ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ایک شخص کو آپ ملازم رکھتے ہیں اور اگر وہ آپ کے اطمینان کی حد تک کام نہیں کر رہا تو آپ کو حق ہونا چاہیے کہ آپ اسے نکال دیں۔ وہ تو شام کو رکھتے ہیں اور صبح محسوس کریں کہ یہ شخص کام نہیں کرتا تو معاوضے کا چیک ہاتھ میں تھما دیتے ہیں۔ ملازم رکھو یا نکال دو، منڈی کی معیشت، طلب و رسد اور اسی کے حساب سے قیمتوں کا اتار چڑھاؤ بالکل صحیح عوامل ہیں۔ ان میں جہاں بھی مصنوعی کنٹرول لگایا جائے گا وہیں مصیبت پڑ جائے گی۔ ہمارے یہاں ہر حکومت نے اپنے لوگوں کو احسان مند کرنے کے لیے بھرتی کی۔ کام کوئی نہیں ہے بس نام لکھے ہیں اور جا کر تنخواہ لے لیتے ہیں لیکن نکال کوئی نہیں سکتا۔ کوئی نکال سکتا ہے، وہ پہیہ جام کر دیں گے کیونکہ ان کی ٹریڈ یونین ہے لہٰذا ایک شیطانی چکر (vicious circle) ہے جو مصنوعی قدغنوں کی وجہ سے چل رہا ہے۔

ایک ہی کارگر نسخہ

اسلام نے ایک کام کیا، بس سود نکال دیا۔ یہ سو خباثتوں کی ایک خباثت ہے۔ اس کی اگر نفی کر دی جائے تو باقی پورا کیپٹلزم لایا جا سکتا کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام کے سارے اچھے اصول اسلام میں موجود ہیں۔ سود کیا ہے؟ یہ کہ صرف پیسہ بحیثیت پیسہ کمائی کا ذریعہ (Earning agent) بن جائے۔ پیسے کے ساتھ محنت ہو اور آپ اپنے سرمائے کے ساتھ محنت کر رہے ہیں، تو کمائی کیجیے۔ چار آدمی مل کر سرمایہ یکجا کر لیں اور چاروں کام بھی کریں تو شراکت ہو جائے گی کہ سرمایہ بھی ہے، محنت بھی۔ اکیلے کام کرنا چاہتے ہیں اور سرمایہ تھوڑا ہے تو چھابڑی لگا کر گھومیے، کچھ زیادہ سرمایہ ہے تو دکان بنا لیجیے۔ سرمائے کے ساتھ محنت ہو تو کہیں کوئی رکاوٹ نہیں لیکن صرف سرمائے کے بل پر کمانا اسلام کو پسند نہیں۔

شراکت اور مضاربت کی حقیقت

میں نے صرف پسند کا لفظ استعمال کیا کیونکہ بعض جگہوں پر اس کی گنجائش پیدا کرنی پڑتی ہے۔ انسان کے معاشرتی تقاضوں اور مسائل کے تحت کہیں نہ کہیں جواز پیدا کرنا پڑتا ہے لیکن پابندیوں (Limitations) کے ساتھ۔ ایک شخص کے پاس پیسہ ہے لیکن وہ بیماری یا عدم صلاحیت کی وجہ کام نہیں کر سکتا یا ایک بوڑھی عورت ہے جس کے پاس سرمایہ ہے تو اب مضاربت ہو گی۔ مضاربت کیا ہے، یہ کہ کام کوئی اور کرے لیکن اگر نقصان ہو جائے تو سارا پیسے والے کو برداشت کرنا ہو گا، نفع ہو جائے تو دونوں بانٹ لیں گے۔ اس میں نقصان اور نفع کی یکساں شراکت نہیں ہے۔ اس وقت ہمارے ملک میں ان ناموں سے بھی دھوکے ہو رہے ہیں۔ یہ نفع اور نقصان میں شراکت تو کام میں بھی شراکت ہو اور سرمائے میں بھی شراکت ہونی چاہیے۔ مضاربت میں شرط یہ ہے کہ پیسے والا کام نہیں کرے گا اور کام کرنے والے کا کوئی پیسہ نہیں ہو گا۔ لمیٹڈ کمپنی کی جو نئی شکل بنی ہوئی ہے یہ بھی اس میں کسی جگہ فٹ نہیں بیٹھتی، نہ یہ شراکت ہے نہ مضاربت۔ اسلام نے جو قسمیں (Categories) بنائی ہیں، اپنے پورے کاروباری ڈھانچے کو ان کے مطابق پوری طرح دوبارہ منظم کرنا پڑے گا۔ دو ہی شکلیں ہیں شراکت یا مضاربت۔ شراکت میں کام میں بھی شریک ہونا ہو گا اور

پیسے میں بھی شریک ہونا ہوگا جبکہ مضاربت میں پیسے والا کام نہیں کرے گا اور کام کرنے والا کا کوئی پیسہ نہیں لگائے گا۔ یہ بالکل علیحدہ قسم ہے۔ اب اگر اس میں نقصان ہو جاتا ہے تو سارا پیسے والے کا ہوگا۔ اگر کہیں کمائی ہوگی تو دونوں فریق اس میں سے حصہ بانٹیں گے۔ یہ مضاربت ہے اور یہ بھی کوئی پسندیدہ شے نہیں۔ صرف پیسے کے بل پر کمائی کرنا پسندیدہ نہیں۔

سود کی غلاظت

اس سے آگے بڑھ کر ایک صورت یہ ہے کہ پیسہ میرا ہے کام کوئی اور کرے، مجھے تو ایک مقررہ شرح سے فائدہ پہنچنا چاہیے۔ یہ ہے وہ چیز جس کا نام سود ہے اور اسلام میں اس سے زیادہ حرام شے اور کوئی نہیں۔ عقیدے میں شرک اور عمل میں سود برابر کے گناہ ہیں۔ شرک سے تو دین کی نفی ہوگئی، اسلام کی جڑ ہی کٹ گئی کیونکہ اسلام دین توحید ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ (النساء:48) ''اور یقیناً اللہ اس بات کو ہرگز نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر جو کچھ ہے وہ جس کے لیے چاہے گا بخش دے گا۔''

سود کے بارے میں میں آپ کو کچھ حدیثیں سناؤں گا۔ پہلی اس کی شناعت کے متعلق ہے کہ ازروئے دین یہ کس قدر بری شئے ہے۔ یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ میں بھی آئی ہے: حضورﷺ نے لعنت فرمائی سود کے کھانے والے پر، کھلانے والے یعنی دینے والے پر اور سود کے کسی معاملے پر دونوں گواہی دینے والوں پر اور سود کا وثیقہ لکھنے والے سب پر۔

دوسری حدیث ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ حضورﷺ نے فرمایا ''شب معراج میں میرا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے پیٹ گھڑوں کی مانند تھے اور ان میں سانپ بھرے ہوئے تھے اور وہ سانپ پیٹوں سے باہر نظر آ رہے تھے۔ تو میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل نے جواب دیا، یہ ہیں سود کے کھانے والے۔ جیسے کہ آیا کہ جو شخص یتیم کا مال ہڑپ کرتا ہے وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتا ہے۔ ویسے ہی جو لوگ سود کھاتے ہیں گویا کہ اپنے پیٹوں میں سانپ بھر رہے ہیں۔ اس وقت ظاہر نہیں ہو رہا، قیامت کے دن ظاہر ہو جائے گا۔ تیسری حدیث بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور ابن ماجہ کی روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں جن میں سے سب سے ہلکا حصہ اس کے مساوی ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔

سود کی ہمہ گیری

پھر تین حدیثیں ایسی ہیں جن سے اس کی وسعت کا اندازہ ہوگا۔ ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ تینوں کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے۔

حضورﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آ کر رہے گا جب ہر شخص سود کھانے پر مجبور ہوگا۔ کوئی نہیں بچے گا جو سود نہ کھائے۔ آخری بات آپ نے یہ فرمائی کہ اگر کھائے گا نہیں تو اس کا دخان (یعنی دھواں) تو اس کے اندر چلا ہی جائے گا۔ ظاہر بات ہے کہ کسی فضا میں غبار ہے تو آپ کے سانس کے ساتھ وہ اندر چلا جائے گا۔ دھواں ہے اور زہریلی گیس بھی ہوا میں موجود ہے تب بھی کیسے ممکن ہے آپ سانس نہ لیں۔ دوسری حدیث میں حضورﷺ نے فرمایا کہ سود کے تہتر (73) ابواب ہیں یعنی کتنی ہی شکلوں میں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ پھر حضورﷺ نے سود کی ایک انتہائی جامع تعریف میں فرمایا کہ ہر قرض جو کوئی منفعت لے کر واپس آئے وہ ربا ہے۔ قرض کو قرض ہی رہنا چاہیے اور بغیر کسی منفعت کے لوٹنا چاہیے۔ کاروبار، کاروبار ہے لیکن قرض، قرض ہے۔ حضرت عمرؓ کا ایک قول ہے ''چونکہ ربا کی حرمت کی آیت سن 9 ہجری میں نازل ہوئی اس لیے نزول قرآن کا وہ آخری دور تھا اور حضورﷺ کا وصال ہو گیا اور آپﷺ نے اس کی پوری تشریح ہمارے سامنے نہیں فرمائی'' اور اس کا جو نتیجہ حضرت عمرؓ نکالتے ہیں اسی سے ہمارے اور ان کے درمیان فرق کا اندازہ ہوتا ہے۔ جہاں اجمال ہے، وہاں ہم چور دروازے نکالتے ہیں۔ اگر صراحت کے ساتھ کوئی چیز حرام نہیں تو اس کو حیلے بہانوں سے جائز کر لیتے ہیں لیکن حضرت عمرؓ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ جہاں ذرا سا شک بھی ہو جائے کہ یہ سود ہے، چھوڑ دو۔ چنانچہ فرمایا کہ اے مسلمانو! اس ربا کی حرمت اور شناعت اگر تم پر واضح ہوگئی ہے تو اگر کوئی چیز صراحت کے ساتھ نہ بھی آئی ہو کہ یہ سود ہے بلکہ شک ہی پڑ جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ ربا کو چھوڑ دو اور جس میں اس کا کوئی اشتباہ ہو، اس کو بھی۔

اگر سود کی اس غلاظت کو نکال دیا جائے تو باقی سب اصول سرمایہ دارانہ نظام سے لیے جا سکتے ہیں۔ طبع انسانی کا تقاضا ہے کہ وہ ملکیت چاہتی ہے، اس کی نفی کی وجہ سے کمیونزم شکست کھا گیا۔ یہ ایک جذبہ محرکہ ہے کہ زیادہ محنت کروں گا تو مجھے زیادہ فائدہ ملے گا۔ اگرچہ قرآن نے ایک بلند درجہ بھی رکھا ہے، حضورﷺ نے اپنی پوری زندگی اسی سطح پر گزاری کہ کوئی شے ملکیت میں نہیں رکھی، کوئی وراثت چھوڑ کر نہیں گئے، یہ درجہ بہت بلند ہے۔ پھر صحابہ کرامؓ میں بھی ایسے لوگ تھے۔ لیکن سب نے اس پر عمل نہیں کیا کیونکہ اگر سب کرتے تو قانون کا نظام کیسے بنتا۔ لیکن وہ جو فقراء صحابہؓ کہلاتے ہیں، انہوں نے اسی سطح پر زندگی گزاری ہے۔ پھر ہمارے ہاں اولیاء اللہ کا اور صوفیاء کا طبقہ گزرا جو اس بلندی تک پہنچے ہیں۔ بعد میں ان کے مقبرے پوجے جائیں تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں لیکن انہوں نے جس سطح پر زندگی گزاری، وہ تو یہی تھی کہ اپنے لیے کوئی شے نہیں، خود فاقہ کریں اور دوسروں کو کھلائیں۔ ❀❀❀

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(11 تا 17 اگست 2022ء)

جمعرات (11 اگست) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (12 اگست) کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر تین نکاح پڑھائے۔

بعد از ان معمول کی مصروفیات رہیں۔

منگل (16 اگست) کی رات کو لاہور آنا ہوا۔

بدھ (17 اگست) کو خصوصی مشاورتی اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ نظامت اور شعبہ تربیت کے ناظمین سے نائب امیر کے ہمراہ میٹنگز کیں۔ قبل از عصر عبدالمھیمن ہادی نے مرکز میں امیر محترم سے ملاقات کی۔ نماز مغرب کے بعد مرزا ایوب بیگ سے ان کے گھر پر ملاقات کی۔ نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

سود انسانوں کو ہلاک کرنے والا گناہ

مولانا محمد نجیب قاسمی

مال اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے، جس کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے؛ لیکن شریعتِ اسلامیہ نے ہر شخص کو مکلف بنایا ہے کہ وہ صرف جائز وحلال طریقہ سے ہی مال کمائے؛ کیونکہ کل قیامت کے دن ہر شخص کو مال کے متعلق اللہ رب العزت کو جواب دینا ہوگا کہ کہاں سے کمایا یعنی وسائل کیا تھے اور کہاں خرچ کیا یعنی مال سے متعلق حقوق العباد یا حقوق اللہ میں کوئی کوتاہی تو نہیں کی۔

مال کے نعمت اور ضرورت ہونے کے باوجود، خالقِ کائنات اور تمام نبیوں کے سردار حضورِ اکرم ﷺ نے مال کو متعدد مرتبہ فتنہ، دھوکے کا سامان اور محض دنیاوی زینت کی چیز قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم مال ودولت کے حصول کے لیے کوئی کوشش ہی نہ کریں؛ کیوں کہ حلال رزق کا طلب کرنا اور اس سے بچوں کی تربیت کرنا خود دین ہے؛ بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ کے خوف کے ساتھ زندگی گزاریں اور اخروی زندگی کی کامیابی کو ہر حال میں ترجیح دیں۔ کہیں کوئی معاملہ درپیش ہو تو اخروی زندگی کو داؤ پر لگانے کے بجائے فانی دنیاوی زندگی کے عارضی مقاصد کو نظرانداز کردیں، نیز شک وشبہ والے امور سے بچیں۔

اِن دنوں حصول مال کے لیے ایسی دوڑ شروع ہوگئی ہے کہ اکثر لوگ اس کا بھی اہتمام نہیں کرتے کہ مال حلال وسائل سے آرہا ہے یا حرام وسائل سے؛ بلکہ کچھ لوگوں نے تو اَب حرام وسائل کو مختلف نام دے کر اپنے لیے جائز سمجھنا شروع کردیا ہے؛ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو مشتبہ چیزوں سے بھی بچنے کا حکم دیا ہے؛ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ صرف حلال وسائل پر ہی اکتفاء کرے، جیسا کہ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حرام مال سے جسم کی بڑھوتری نہ کرو؛ کیونکہ اس سے بہتر آگ ہے۔ (ترمذی)

نیز نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حرام کھانے، پہنے اور حرام پہننے والوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔ (مسلم)

ہمارے معاشرہ میں جو بڑے بڑے گناہ عام ہوتے جارہے ہیں، ان میں سے ایک بڑا خطرناک اور انسان کو ہلاک کرنے والا گناہ سود ہے۔

سود کیا ہے؟

وزن کی جانے والی یا کسی پیمانے سے ناپے جانے والی ایک جنس کی چیزیں اور روپے وغیرہ میں دو آدمیوں کا اس طرح معاملہ کرنا کہ ایک کو عوض کچھ زائد دینا پڑتا ہو ربا اور سود کہلاتا ہے جس کو انگریزی میں Interest یا Usury کہتے ہیں۔ جس وقت قرآنِ کریم نے سود کو حرام قرار دیا اس وقت عربوں میں سود کا لین دین متعارف اور مشہور تھا، اور اُس وقت سود اُسے کہا جاتا تھا کہ کسی شخص کو زیادہ رقم کے مطالبہ کے ساتھ قرض دیا جائے خواہ لینے والا اپنے ذاتی اخراجات کے لیے قرض لے رہا ہو، یا پھر تجارت کی غرض سے، نیز وہ Simple Interest ہو یا Compound Interest، یعنی صرف ایک مرتبہ کا سود ہو یا سود پر سود۔ مثلاً زید نے بکر کو ایک ماہ کے لیے 100 روپے بطور قرض اس شرط پر دیے کہ وہ 110 روپے واپس کرے، تو یہ سود ہے؛ البتہ قرض لینے والا اپنی خوشی سے قرض کی واپسی کے وقت اصل رقم سے کچھ زائد رقم دینا چاہے تو یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ ایسا کرنا نبی اکرم ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔ لیکن پہلے سے زائد رقم کی واپسی کا کوئی معاملہ طے نہ ہوا ہو۔ بینک میں جمع شدہ رقم پر پہلے سے متعین شرح پر بینک جو اضافی رقم دیتا ہے، وہ بھی سود ہے۔

سود کی حرمت

سود کی حرمت قرآن وحدیث سے واضح طور پر ثابت ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (البقرہ:275) ''اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ (البقرہ: 276) ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔''

جب سود کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو لوگوں کا دوسروں پر جو کچھ بھی سود کا بقایا تھا، اس کو بھی لینے سے منع فرمادیا گیا: ﴿وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرہ) ''سود کا بقایا بھی چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔''

سود لینے اور دینے والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا اعلانِ جنگ

سود کو قرآنِ کریم میں اتنا بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے کہ شراب نوشی، خنزیر کھانے اور زنا کاری کے لیے قرآن کریم میں وہ لفظ استعمال نہیں کیے گئے جو سود کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے استعمال کیے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے تو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہوجاؤ!'' (البقرہ:278،279)

سود کھانے والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے اور یہ ایسی سخت وعید ہے جو کسی اور بڑے گناہ، مثلاً زنا کرنے، شراب پینے کے ارتکاب پر نہیں دی گئی۔ مشہور صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: ''جو شخص سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو تو خلیفۂ وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے توبہ کرائے اور باز نہ آنے کی صورت میں اس کی گردن اڑادے۔'' (تفسیر ابن کثیر)

سود کھانے والوں کے لیے قیامت کے دن کی رسوائی وذلت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سود کھانے والوں کے لیے کل قیامت کے دن جو رسوائی وذلت رکھی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں کچھ اس طرح فرمایا: ﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (البقرہ: 275) ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنادیا ہو۔''

سود کی بعض شکلوں کو جائز قرار دینے والوں کے لیے فرمانِ الٰہی ہے: ﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ﴾ (البقرہ:275) ''یہ ذلت آمیز عذاب اس لیے ہوگا کہ انھوں نے کہا تھا کہ بیع بھی تو سود کی طرح ہوتی ہے؛ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع یعنی خرید وفروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

سود کھانے سے توبہ نہ کرنے والے لوگ جہنم میں جائیں گے

''جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آگیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے اور اس کی (باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے۔ اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔'' (البقرہ:275)

غرضیکہ سورۂ بقرہ کی ان آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو ہلاک کرنے والے گناہ سے سخت الفاظ کے ساتھ بچنے کی تعلیم دی ہے اور فرمایا کہ سود لینے اور دینے والے اگر توبہ نہیں کرتے ہیں تو وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ نیز فرمایا کہ سود لینے اور دینے والوں کو کل قیامت کے دن ذلیل ورسوا کیا جائے گا اور وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی سود سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور سود لینے اور دینے والوں کے لیے سخت وعیدیں سنائی ہیں جن میں سے بعض احادیث ذیل میں ذکر کی جارہی ہیں:

سود کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے ارشادات

حضورِ اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سود کی حرمت کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: (آج کے دن) جاہلیت کا سود چھوڑ دیا گیا، اور سب سے پہلا سود جو میں چھوڑتا ہوں وہ ہمارے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا سود ہے۔ وہ سب کا سب ختم کر دیا گیا ہے۔''

چونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سود کی حرمت سے قبل لوگوں کو سود پر قرض دیا کرتے تھے؛ اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن میں اُن کا سود جو دوسرے لوگوں کے ذمہ ہے وہ ختم کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ سات بڑے گناہ کون سے ہیں (جو انسانوں کو ہلاک کرنے والے ہیں)؟ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (1) شرک کرنا، (2) جادو کرنا، (3) کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، (4) سود کھانا، (5) یتیم کے مال کو ہڑپنا، (6) (کفار کے ساتھ جنگ کی صورت میں) میدان سے بھاگنا، (7) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری ومسلم)

حضورِ اکرم ﷺ نے سود لینے اور دینے والے، سودی حساب لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ سود لینے اور دینے والے پر حضورِ اکرم ﷺ کی لعنت کے الفاظ حدیث کی ہر مشہور ومعروف کتاب میں موجود ہیں۔ (مسلم، ترمذی، ابوداود، نسائی)

حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے لازم کرلیا ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہیں کریں گے اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں کا ذائقہ چکھائیں گے۔ پہلا شراب کا عادی، دوسرا سود کھانے والا، تیسرا ناحق یتیم کا مال اڑانے والا، چوتھا ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا (کتاب الکبائر للذہبی)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سود کے 70 سے زیادہ درجے ہیں اور ادنیٰ درجہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرے۔'' (رواہ حاکم، طبرانی)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک درہم سود کا کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ ہے۔'' (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر)

بینک سے قرض (Loan) بھی عین سود ہے

تمام مکاتبِ فکر کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عصر حاضر میں بینک سے قرض لینے کا رائج طریقہ اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم حاصل کرنا یہ سب وہی سود ہے جس کو قرآن کریم میں سورۂ بقرہ کی آیات میں منع کیا گیا ہے، جس کے ترک نہ کرنے والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا اعلانِ جنگ ہے اور توبہ نہ کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن رسوائی وذلت ہے اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ عصرِ حاضر کی پوری دنیا کے علماء پر مشتمل اہم تنظیم مجمع الفقہ الاسلامی کی اس موضوع پر متعدد میٹنگیں ہو چکی ہیں؛ مگر ہر میٹنگ میں اس کے حرام ہونے کا ہی فیصلہ ہوا ہے۔ برصغیر کے جمہور علماء بھی اس کے حرام ہونے پر متفق ہیں۔ مصری علماء جو عموماً آزاد خیال سمجھے جاتے ہیں وہ بھی بینک سے موجودہ رائج نظام کے تحت قرض لینے اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم کے عدمِ جواز پر متفق ہیں۔ پوری دنیا میں کسی بھی مکتبِ فکر کے دارالافتاء نے بینک سے قرض لینے کے رائج طریقہ اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم کو ذاتی استعمال میں لینے کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا ہے۔

عصرِ حاضر میں ہم کیا کریں؟

(1) اگر کوئی شخص بینک سے قرض لینے یا جمع شدہ رقم پر سود کے جائز ہونے کو کہے تو پوری دنیا کے علماء کے موقف کو سامنے رکھ کر اس سے بچیں۔

(2) اس بات کو اچھی طرح ذہن میں رکھیں کہ علمائے کرام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں بینک سے قرض لینے اور بینک میں جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم کے حرام ہونے کا فیصلہ آپ سے دشمنی نکالنے کے لیے نہیں؛ بلکہ آپ کے حق میں کیا ہے؛ کیونکہ قرآن وحدیث میں سود کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے، شراب نوشی، خنزیر کھانے اور زنا کاری کے لیے قرآنِ کریم میں وہ الفاظ استعمال نہیں کیے گئے جو سود کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے استعمال کیے ہیں۔

(3) جس نبی کے امتی ہونے پر ہم فخر کرتے ہیں، اس نے سود لینے اور دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے، نیز شک وشبہ والی چیزوں سے بھی بچنے کی تعلیم دی ہے۔

(4) بینک سے قرضہ لینے سے بالکل بچیں، دنیاوی ضرورتوں کو بینک سے قرضہ لیے بغیر پورا کریں، کچھ دشواریاں، پریشانیاں آئیں تو اس پر صبر کریں۔

(5) اگر آپ کی رقم بینک میں جمع ہے تو اس پر جو سود مل رہا ہے، اس کو خود استعمال کیے بغیر عام رفاہی کاموں میں لگادیں یا ایسے غرباء ومساکین یا یتیم بچوں میں بانٹ دیں جو کمانے سے عاجز ہیں۔

(6) اگر کوئی شخص ایسے ملک میں ہے، جہاں واقعی سود سے بچنے کی کوئی شکل نہیں ہے، تو اپنی وسعت کے مطابق سودی نظام سے بچیں، ہمیشہ اس سے چھٹکارہ کی فکر رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہیں۔

(7) سود کے مال سے نہ بچنے والوں سے درخواست ہے کہ سود کھانا بہت بڑا گناہ ہے، اس لیے کم ازکم سود کی رقم کو اپنے ذاتی مصارف میں استعمال نہ کریں؛ بلکہ اس سے حکومت کی جانب سے عائد کردہ انکم ٹیکس ادا کردیں؛ کیونکہ بعض مفتیانِ کرام نے سود کی رقم سے انکم ٹیکس ادا کرنے کی اجازت دی ہے۔

(8) جو حضرات سود کی رقم استعمال کر چکے ہیں وہ پہلی فرصت میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں اور آئندہ سود کی رقم کا ایک پیسہ بھی نہ کھانے کا عزمِ مصمم کریں اور سود کی بقیہ رقم کو فلاحی کاموں میں لگادیں۔

(9) اگر کسی کمپنی میں صرف اور صرف سود پر قرضہ دینے کا کاروبار ہے، کوئی دوسرا کام نہیں ہے تو ایسی کمپنی میں ملازمت کرنا جائز نہیں ہے؛ البتہ اگر کسی بینک میں سود پر قرضہ کے علاوہ جائز کام بھی ہوتے ہیں، مثلاً بینک میں رقم جمع کرنا وغیرہ تو ایسے بینک میں ملازمت کرنا حرام نہیں ہے، البتہ بچنا چاہیے۔

دنیا کی بڑی بڑی اقتصادی شخصیات کے مطابق موجودہ سودی نظام سے صرف اور صرف سرمایہ کاروں کو ہی فائدہ پہونچتا ہے، نیز اس میں بے شمار خرابیاں ہیں جس کی وجہ سے پوری دنیا اب اسلامی نظام کی طرف مائل ہورہی ہے۔

بعض مادہ پرست لوگ سود کے جواز کے لیے دلیل دیتے ہیں کہ قرآن میں وارد سود کی حرمت کا تعلق ذاتی ضرورت کے لیے قرض لینے سے ہے؛ لیکن تجارت کی غرض سے سود پر قرض لیا جاسکتا ہے، اسی طرح بعض مادہ پرست لوگ کہتے ہیں کہ قرآن میں جو سود کی حرمت ہے اس سے مراد سود پر سود ہے؛ لیکن Single سود قرآن کے اس حکم میں داخل نہیں ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن میں کسی شرط کو ذکر کیے بغیر سود کی حرمت کا اعلان کیا گیا ہے تو قرآن کے اس عموم کو مختص کرنے کے لیے قرآن وحدیث کی واضح دلیل درکار ہے، جو قیامت تک پیش نہیں کی جاسکتی۔ اسی لیے خیر القرون سے آج تک کسی بھی مشہور مفسر نے سود کی حرمت والی آیت کی تفسیر اس طرح نہیں کی، نیز قرآن میں سود کی حرمت کے اعلان کے وقت ذاتی اور تجارتی دونوں غرض سے سود لیا جاتا تھا۔ اسی طرح ایک مرتبہ کا سود یا سود پر سود دونوں رائج تھے۔ 1400 سال سے مفسرین ومحدثین وعلماء کرام نے دلائل کے ساتھ اسی بات کو تحریر فرمایا ہے۔ یہ معاملہ ایسا ہی ہے، جیسے کوئی کہے کہ قرآنِ کریم میں شراب پینے کی حرمت اس لیے ہے کہ اُس زمانہ میں شراب گندی جگہوں میں بنائی جاتی تھی، آج صفائی ستھرائی کے ساتھ شراب بنائی جاتی ہے، حسین بوتلوں میں اور خوبصورت ہوٹلوں میں ملتی ہے، لہٰذا یہ حرام نہیں ہے۔ ایسے دنیا پرست لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے!

مسئلہ سود اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے ضمن میں دستاویزی اہمیت کی حامل کتاب

انسدادِ سود کا مقدمہ
اور
وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال

مع
پاکستان میں انسدادِ سود کی کوششوں کی تاریخ اور مستقبل کے امکانات

از: حافظ عاطف وحید

طبع ششم • صفحات: 100 • قیمت: 120 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون 03-35869501
www.maktaba.com.pk Whatsapp No. 0301-1115348

غلبہ واقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں | تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور
اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ
شمارہ ستمبر 2022ء
صفر المظفر ۱۴۴۴ھ

مشمولات

☆ مسئلہ سود اور وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ ——— ادارہ
☆ احیائی مساعی اور تنظیم اسلامی کا محل ومقام ——— خورشید انجم
☆ دورِ حاضر کے فرعونوں کا مقابلہ ——— کیسے؟ ——— انجینئر محمد رشید عمر
☆ چالیس احادیث ——— شاہ ولی اللہ دہلویؒ
☆ مساجد ——— روحانی وفکری رہنمائی کے مراکز ——— احمد علی محمودی
☆ فکرِ آخرت ——— پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''بیان القرآن'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

☆ صفحات: 84 ☆ قیمت فی شمارہ: 40 روپے ☆ سالانہ زرِ تعاون (اندرون ملک) 400 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور
36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

حرمتِ سود

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرما کر بطور آزمائش دنیا میں بھیجا تو اس کا رزق و دیگر ضروریاتِ زندگی پیدا کیں اور ان ضروریات و رزق کے حصول اور باہم تبادلے کے جائز طریقے بھی بتائے تا کہ ہر انسان بآسانی اپنا رزق و دیگر ضروریات حاصل کر کے اپنے رب کی بندگی کا حق ادا کر سکے۔ دوسری طرف کاروبار اور باہمی لین دین کے وہ تمام طریقے ممنوع اور حرام قرار دیئے جن کے نتیجے میں وسائل اور ضروریاتِ زندگی پر کسی مخصوص گروہ یا طبقے کی اجارہ داری قائم ہو جائے۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہو جائے تو انسان ظلم وستم اور غربت و افلاس کی چکی میں پس کر اپنی زندگی کے اصل مقصد یعنی عبادتِ رب اور حصولِ رضائے الٰہی سے ہی غافل ہو جاتا ہے۔ ان حرام کردہ طریقوں میں سب سے مکروہ اور گھناؤنا طریقہ سود (ربا) ہے۔

سود انسانیت کے لیے انتہائی مہلک ہے۔ اس سے معاشرہ تباہ ہو جاتا ہے۔ سودی نظام بظاہر جتنا بھی پھلتا پھولتا نظر آئے درحقیقت معیشت کو تباہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''جو مال تم سود پر دیتے ہوتا کہ لوگوں کے مال میں جا کر (تمہارا سرمایہ) بڑھتا رہے وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا'' (سورہ روم: 39)۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرۃ آیت 276 میں قطعی فیصلہ سنا دیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ سود کو مٹائے گا اور صدقات کو بڑھائے گا۔ اس بات کی مزید وضاحت نبی اکرم ﷺ نے یوں فرمائی کہ ''سود کا انجام قلت (کمی) ہے اگر چہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو'' (مسند احمد)۔ چنانچہ سود ایسی چیز ہے جو ایک طرف معاشرے میں غربت و افلاس کا باعث بنتی ہے تو دوسری طرف ملکی دولت اور سرمایہ پر چند لوگوں کی اجارہ داری قائم ہو جاتی ہے۔ اخلاقی گراوٹ کے شکار یہ لوگ عیاشی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ شراب و کباب اور راگ رنگ کی محفلیں انہی کے دم قدم سے آباد رہتی ہیں۔ یہی لوگ فیشن اور تفریح کے نام پر حیا باختہ عورتوں اور اپنے کالے دھن کی حفاظت کے لیے جرائم پیشہ عناصر کی سرپرستی کرتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں غربت کے ساتھ ساتھ بے حیائی، عیاشی اور بدمعاشی کا طوفان برپا ہو جاتا ہے اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے ان تینوں برائیوں کا اکٹھے ذکر کیا اور فرمایا قیامت کے قریب سودخوری، زناکاری اور شراب نوشی پھیل جائے گی۔ (طبرانی)

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''جس قوم میں سود اور زنا پھیل جائیں وہ اللہ کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے'' (مستدرک حاکم)

حرمتِ سود آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

☆ ''اے ایمان والو! مت کھاؤ سود بڑھتا چڑھتا اور اللہ کی نافرمانی سے بچو تا کہ تم کامیاب ہو سکو۔ بچو اس آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے۔'' (آلِ عمران: 130)

☆ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو کچھ سود میں سے باقی رہ گیا ہے اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر نہیں چھوڑتے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کرتے ہو تو تمہارے لیے ہے تمہارا اصل مال، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔'' (البقرۃ: 278، 279)

حرمتِ سود احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ''سودخوری کے گناہ کے ستر حصے ہیں ان میں ادنیٰ اور معمولی ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرنا''۔ (ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ گناہ رکھتا ہے''۔ (مسند احمد)

آپ ﷺ نے فرمایا ''ان گناہوں سے بچو جو بخشے نہیں جائیں گے یعنی سود کھانے سے اور سرکاری مال میں غبن کرنے سے''۔ (معجم الکبیر)

سودی نظام کے نمایاں خدوخال

ساہوکاری، سودی قرضے یا بنک کے قرضے، PLS اکاؤنٹس، فکسڈ ڈیپازٹ، کریڈٹ کارڈز، لائف انشورنس، گڈز انشورنس، لیزنگ، سیونگ سرٹیفکیٹس کے علاوہ گروی شدہ پلاٹ، مکان یا زیورات سے کسی قسم کا نفع اٹھانا بھی سود کے زمرے میں آتا ہے۔

کرنے کے کام

1. ہر مسلمان اپنا جائزہ لے اور اگر خدانخواستہ کسی سودی معاملے میں ملوث ہے تو فی الفور اس سے لاتعلقی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی جناب میں توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہر دم اپنے پیش نظر رکھے ''پس جس کو اس کے رب کی طرف سے (سود چھوڑنے کی) یہ نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو اس کے لیے ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو کوئی (سود چھوڑنے کا یہ حکم سن لینے کے بعد) دوبارہ سود لے گا وہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' (البقرۃ: 275)
2. ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ خود اللہ کی مکمل بندگی کے ساتھ ساتھ پاکستان میں اقامتِ دین یعنی نظام خلافت کے قیام کے لیے کوشش کرے۔ کیونکہ سودی نظام کا مکمل خاتمہ اور اسلام کے نظام زکوٰۃ وصدقات کا نفاذ اس کے بغیر ممکن نہیں۔
3. وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے مطابق 5 سال کے اندر اندر حکومت نے سودی نظام ختم کرنے کے لیے قانون سازی کرنی ہے۔ شرکی علمبردار قوتیں یقیناً اس فیصلے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کریں گی۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم سودی نظام کے خلاف اپنی کوششیں جاری رکھیں اور ان کی کوششوں کو کامیاب نہ ہونے دیں۔
4. جن علماء، افراد، جماعتوں اور اداروں نے سود کے خلاف مہم میں حصہ لیا ہے ان کے لیے بھی اور وفاقی شرعی عدالت کے بنچ کے ججوں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔
5. تمام دینی جماعتیں سود کے معاملے پر یک زبان ہو کر تحریک برپا کریں۔
6. حکومتی اتحاد میں شامل دینی جماعتوں کو سودی نظام کے خاتمہ کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہیے۔
7. حکومت سٹیٹ بینک اور دیگر اداروں/ افراد کو سود کے حوالے سے اپیلیں واپس لینے پر مجبور کرے۔
8. وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلہ پر فوری عمل درآمد کیا جائے۔
9. سپریم کورٹ، فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف دائر تمام اپیلوں کو رد کر دے۔
10. حکمرانوں کے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو بھی ہدایت دے۔ وہ بھی اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔ سود کے فیصلے کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں اور صدقِ دل سے اس فیصلے کے نفاذ کے لیے کوشش کریں۔

سود خوری کا انجام

عبدالرؤف

یہ 1987ء کا واقعہ ہے کہ لاہور میں مقیم میرے ایک دوست کو اپنی ایم۔ اے کی ڈگری لینے کے لیے پنجاب یونیورسٹی جانے کا اتفاق ہوا جب متعلقہ کلرک کے پاس پہنچے تو اُس نے پہلے تو ٹال مٹول سے کام لیا اور مختلف طریقوں سے ٹرخاتا رہا، لیکن جب انہوں نے ضد کی تو وہ کھل کر سامنے آ گیا اور ایک سو روپے رشوت کا مطالبہ کر دیا جو ظاہر ہے اُس دور میں بہت بڑی رقم تھی جس پر میرے دوست نے اُسے کہا کہ اگر میں سو روپے کی جگہ آپ کی خدمت میں ایک کلو گوشت پیش کر دوں تو کیسا رہے گا؟ جس پر اُس نے تھوڑی دیر حیرانگی کا اظہار کیا پھر بولا چلیں ٹھیک ہے ایسے ہی سہی۔ تو اُس پر دوبارہ میرے دوست نے کہا کہ وہ گوشت خنزیر کا ہوگا کیا آپ اُس کو قبول کرنا پسند کریں گے؟ تو اُس نے کہا کہ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں وہ تو حرام ہوتا ہے اور آپ مجھے حرام کھلانا چاہتے ہیں تو میرے دوست نے اُسے جواب دیا کہ بھئی جو 100 روپے تم مانگ رہے تھے وہ بھی تو حرام ہی ہیں جس پر تھوڑی دیر کے لیے اُس کلرک نے حیرانگی کا اظہار کیا لیکن پھر بھی اُس نے کوئی شرمندگی محسوس نہیں کی اور بعد میں لمبی بحث و تکرار کے بعد بالآخر نہیں بغیر کسی رشوت کے ہی ڈگری مل گئی۔ اِس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس دنیا میں کچھ حرام تو پیٹ بھر کر کھائے جا رہے ہیں جبکہ کچھ حرام چیزوں سے ہمیں گھن آتی ہے اور یورپ یا امریکہ میں جا بسنے والے اکثر مسلمانوں کے لیے ''آدھا مسلمان'' کی اصطلاح اس لیے استعمال ہوتی ہے کہ وہ شراب تو غٹاغٹ پی جاتے ہیں لیکن سوٴر سے مکمل پرہیز کرتے ہیں، جبکہ ہمارے اِسی مسلمان معاشرے میں کچھ ایسے لوگ بھی بستے ہیں جو دنیا میں کیے جانے والے کبیرہ گناہوں پر آخرت کی سزا کا خوف بھی نہیں رکھتے۔ ایسے ہی پشاور کے ایک رفیق کو اس کی مارکیٹ کے صدر نے سنایا کہ مارکیٹ کا ایک شخص اس کے پاس آیا کہ اس نے بیٹی کی شادی کے لیے فلاں صاحب سے سود پر قرضہ لیا تھا لیکن درمیان میں اقساط کی بروقت ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے میرے اوپر سود در سود بہت زیادہ قرضہ بڑھ گیا ہے اور جتنا قرضہ لیا تھا اُس سے کئی گناہ زیادہ اتار بھی چکا ہوں لیکن اس کے باوجود نہ ہی قرض ختم ہونے کو آ رہا ہے اور نہ ہی قرض خواہ اس میں میرے منت سماجت کے باوجود کسی قسم کی کمی کرنے پر تیار ہے۔ اس کی درخواست پر ہم نے فیصلہ کیا ہم اس شخص کے ساتھ جا کر اس کی مدد کرنے کی کوشش کریں گے اور قرض خواہ کو سود کی شناعت اور آخرت کی سزا کے حوالے سے ترغیب دیں گے کہ وہ اِس غریب کا قرض معاف کر دے، جب وہ وفد کی صورت میں اُس کے پاس پہنچے اور اُسے سمجھانے کی کوشش کی تو اُس نے کہا ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں، وہ باہر گیا اور اپنے ساتھ ایک ماچس اور موم بتی لے کر کمرے میں داخل ہوا اور موم بتی اپنے سامنے رکھ کر دیا سلائی سے اُسے آگ لگا دی اور جلا کر کہا کہ اس پر ہاتھ رکھو اور پھر کہنے لگا کہ تم مجھے جس جہنم کی سزا سے ڈرانے آئے تھے میں اس دنیا میں ہی اُس میں جلنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر رکھا ہے لہٰذا آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ آپ اُٹھ کر چلے جائیں جو سود میں نے اس سے لینا ہے اُس میں ایک روپیہ بھی کم نہیں کروں گا چاہے اِس کے لیے مجھے آخرت میں کتنی بڑی سزا سے گزرنا پڑے، لہٰذا جو دوست اُسے سمجھانے گئے تھے وہ سب اپنا سا منہ لے کر واپس آ گئے۔

درج بالا دونوں قسم کے کردار کسی دوسری دنیا میں نہیں پائے جاتے بلکہ یہ کردار ہماری ہر گلی، محلے، بازار، دفتر، تھانے، کچہری، عدالت اور پارلیمنٹ میں پائے جاتے ہیں اور دیگر ہر طرح کی حرام خوری کے ساتھ ساتھ سودی معیشت میں بھی اِس طرح غرق ہیں جیسے یک جان دو قالب ہوں خواہ یہ سود انفرادی سطح پر ہو یا حکومتی سطح پر حالانکہ اُن کے سامنے نبی اکرم ﷺ کے یہ فرامین آتے رہتے ہیں:

1۔ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر۔ (صحیح مسلم)

2۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''سود خوری کے گناہ کے ستر حصے ہیں اِن میں سب سے ادنیٰ اور معمولی ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرنا۔'' (سنن ابن ماجہ)

3۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے چھتیس بار زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔'' (مسند احمد)

علاوہ ازیں قرآن حکیم کے مطالعہ سے سود کی مزید شناعت اس طرح سامنے آتی ہے کہ دنیا میں اگر اسے جاری رکھا اور نہ چھوڑا تو ہم اللہ اور رسول ﷺ سے حالتِ جنگ میں ہیں جبکہ آخرت میں ایسے لوگوں کا انجام اُس شخص کی طرح ہوگا جسے شیطان نے لپٹ کر باؤلا یا پاگل کر دیا ہو اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اگر دنیا میں سود کے لین دین سے باز نہ آیا تو اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا جس میں ہمیشہ کے لیے رہنا ہوگا۔ (البقرۃ 275، 276)

مزید برآں بین الاقوامی سطح پر سود خوروں نے قرضوں کے ذریعہ دنیا کے بہت سے (خصوصاً تیسری دنیا کے غریب) ممالک کو جس طرح باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ اپنے سودی شکنجے میں کسا ہوا ہے جس کے نتیجے میں مہنگائی، بے روزگاری اور افراطِ زر میں اضافہ کے علاوہ بے شمار خرابیاں ان معاشروں میں پیدا ہوتی جا رہی ہیں جن میں سے ایک بہت بڑی خرابی دولت کی غیر منصفانہ تقسیم کی شکل میں پیدا ہو رہی ہے۔ جس کے متعلق شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا تھا کہ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ایک دو دھاری تلوار کی طرح انسانوں کا استحصال کرتی ہے۔ اس سے انسانوں کی دنیا اور آخرت دونوں ہی برباد ہو جاتی ہیں، سرمایہ داروں کا طبقہ مالِ حرام پر عیش تو کرتا ہے لیکن روحانی سکون سے محروم ہو جاتا ہے اور عیش میں یادِ خدا اور فکرِ آخرت سے غافل رہتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف غریب کو ضروریات زندگی کی فکر نہ صرف ہر وقت ستائے رکھتی ہے بلکہ آخرت کی تیاری سے بھی بیگانہ رکھتی ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ حدیث نبوی: ''كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا'' (کنز العمال) کے مصداق غربت انسان کو کفر تک

لے جاتی ہے، ہمارے بعض نادان دوست اکثر یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ ہم تو ہر طرح کے سود سے بچے ہوئے ہیں لیکن شاید وہ اس حقیقت سے ناواقف ہیں کہ چاہے ہم بلاواسطہ سود میں ملوث نہ بھی ہوں تو جس ماحول میں رہ رہے ہیں بالواسطہ گردن تک سودی معیشت کے گندے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں جس کی ایک جھلک کچھ عرصہ قبل مرکزی انجمن خُدام القرآن کے تحت ہونے والے ایک سیمینار میں ڈاکٹر طاہر ابرار کی زبان سے ان الفاظ میں ہمارے سامنے آئی۔

’’ساڑھے پانچ ہزار فیصد سالانہ سود ہر شخص ادا کر رہا ہے، وہ کس طرح؟ مثال کے طور پر کھاد بنانے والی فیکٹری نے اپنے آغاز کے وقت دو ارب روپے کا قرض لیا تو پہلی سطح پر بنکر کا سود اس کی Manufacturing Cast میں شامل ہوگیا۔ اُس کے بعد انہوں نے ایل سی ایس (L.C.S) کھولیں تو دوسری سطح پر بنکر نے اپنا سود وصول کرلیا۔ خام مال کے طور پر کھاد کی فیکٹریوں میں وہ گیس استعمال کی جاتی ہے جسے ہم گھروں میں جلاتے ہیں۔ اور اس کے متعلق ہم جانتے ہیں SNGPL یا OGDC والوں نے اسے یا تو درآمد کیا یا زمین سے کھدائی کر کے نکالا ہے ہر دو صورتوں میں اس پر سود شامل ہوگیا ہے تو یہ تیسری سطح پر بنک کا سود شامل ہوگیا۔ اسی طرح پاور جنریٹر میں جو فیول، ڈیزل یا فرنس آئل کی شکل میں استعمال ہوتا ہے وہ OGDC والوں کا پراڈکٹ ہے تو چوتھی سطح پر بنکر کا سود اس طریقے سے شامل ہوگیا۔ اسی طرح انہوں نے اپنے سٹاف کو جو سہولتیں فراہم کر رکھی ہیں جن میں لگژری گاڑیاں اور گھروں میں استعمال کیا جانے والا الیکٹرانکس کا سامان سب کا سب لیز پر ہے تو ایک مزید ردّا بنکر کے سود کا اس طریقے سے اور چڑھ جاتا ہے۔ جس تھیلے میں کھاد پیک ہوتی ہے روزانہ انہیں 80 ہزار تھیلے درکار ہوتے ہیں جو بذاتِ خود ایک انڈسٹری ہے تو اس طریقے سے بنکر کے سود کی ایک سطح اور شامل کرلیں۔ اس طرح چھ سطح پر بنکر کو سود چڑھ چکا ہے۔ اس کے بعد کھاد بن جاتی ہے تو اس کے لیے ٹرانسپورٹ کی ضرورت ہے، تو ٹرانسپورٹ میں ایک دفعہ پھر بنکر کا سود شامل ہوجائے گا۔ اسی طرح جب کھاد منڈی میں آئے گی تو منڈی میں مزید کئی چیزیں اس میں شامل ہوجائیں گی۔ لیکن اسے ابھی چھوڑ دیتے ہیں ورا سے کسان کے کھیت پر لے جاتے ہیں تو اب یہ سمجھیں کہ اس کھاد سے کسان کی صرف ایک ضرورت پوری ہوتی ہے، ابھی اُسے کیڑے مار دوائیں، بیج، ٹریکٹر، ٹیوب ویل اور ان کا فیول بھی درکار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہارویسٹنگ (Harvesting) اور زراعت (Agriculture) کے کچھ دوسرے اوزار بھی چاہییں۔ اس طرح کم از کم 60 اشیاء (Commodities) اُسے درکار ہیں اور ان میں سے ہر شے (Commodity) اُسی پراسس میں سے ہو کر گزر رہی ہے تو سات کو سات سے ضرب دینے سے انچاس لیول پر بنکر کا سود پڑنے سے فرض کیجئے کپاس پیدا ہوئی اب یہ کپاس ٹرانسپورٹ کے ذریعہ جننگ فیکٹریوں میں آئے گی جہاں سود کا ایک لیول اس پر اور بڑھ جائے گا۔ جننگ سے نکل کر ٹیکسٹائل میں آئے تو وہاں تین چار پراسس ہوتے ہیں۔ جننگ ہوگی، کپڑا بنے گا پھر اُس کی فنشنگ، ڈائنگ اور پرنٹنگ کے بعد ٹرانسپورٹ کے ذریعے یہ مارکیٹ میں آئے گی جس سے چار پانچ سطحوں پر مزید سود شامل ہوجائے گا۔ اس طرح 55 لیول پر بنک کا سود ادا کرنے کے بعد کپڑا ہمارے جسم پر آتا ہے اور اگر ایک سطح پر بنک کا سود 10 فیصد ہو تو 550 فیصد سود کی ادائیگی صرف ایک کپڑے پر ہم نے کی جس سے ہماری صرف ایک ضرورت پوری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ابھی آٹا، چینی، گھی، دوائیاں، سٹیشنری، فیول، بجلی، سواری وغیرہ 10 بنیادی ضروریات ہیں جن کو 550 سے ضرب دے کر دیکھیں تو 5500 فیصد سود کا بوجھ ایک تہجد گزار کی کمر پر لدا ہوا ہے اور وہ بھی چاروناچار زمانے کے خداؤں کی بندگی کرنے پر مجبور ہے۔ اور یہ وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعے انہوں نے عوام کی حاکمیت مطلقہ کا دلفریب نعرہ دے کر اپنی ربوبیت مسلط کر رکھی ہے۔

یہ اصل میں مائیکرو لیول یعنی انفرادی سطح پر ساڑھے پانچ ہزار فیصد سود کے شکنجے نے انسانوں کو دبوچ رکھا ہے اور اس طرح ان کے اوقات اور محنتیں نچوڑی جارہی ہیں۔ انہیں کچھ معلوم نہیں کہ کس بوجھ نے ان کی کمر دوہری کر رکھی ہے۔ صبح سے شام تک انسان بھاگ رہا ہے اور صحیح معنوں میں معاشی حیوان بن چکا ہے لیکن اُسے کچھ معلوم نہیں کہ یہ بوجھ لادنے والا کون ہے اور کس نے اُس کی کمر توڑ رکھی ہے۔ جس کے پاس فرائض کے علاوہ نوافل کی صورت میں اللہ سے تعلق جوڑنے کا کچھ وقت تھا وہ اُس سے محروم ہوا اور جو صرف فرائض کی حد تک تھا وہ اُس سے محروم ہوتا چلا جارہا ہے۔

درج بالا پیراگراف میں دیئے گئے اعداد وشمار کی روشنی میں یہ بات سامنے آرہی ہے کہ جس قوم کا ایک فرد چاہے وہ نیک ہو یا بدکار، بوڑھا ہو یا جوان، عورت ہو یا مرد انفرادی سطح پر اور بالواسطہ 5500 فیصد سود کا جو بوجھ اپنی کمر پر لادے ہوئے ہے تو اُس قوم کے وہ ادارے، شخصیات اور حکومت جو اجتماعی سطح پر بلاواسطہ (Directly) اس ابوالخبائث میں پوری طرح نہ صرف ملوث ہیں بلکہ اس کی مارکیٹنگ بھی کر رہے ہیں، اُن کا کیا حال ہوگا اور اس سے بھی آگے وہ عدالتیں جن کے جج حضرات نے وفاقی شرعی عدالت کے سود کی حرمت کے فیصلے کو تیس سال تک مختلف بہانوں سے لٹکائے رکھا اور جب دوبارہ وفاقی شرعی عدالت کے ایک جج نے ماہِ رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں کے دوران میں سود کی حرمت کا تاریخی فیصلہ سنایا تو اس فیصلے کے خلاف 26 کے لگ بھگ جن بنکوں، اداروں اور افراد نے اپیل دائر کی ہے، ان کے انجام کے متعلق سوچ کر ہی کپکپاہٹ طاری ہوجاتی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کے اندر اپنے پیٹ میں کوئی چھوٹا کیڑا جرثومہ یا وائرس داخل ہونے پر پریشان ہوجاتے ہیں۔ اور دنیا کے مہنگے ترین ہسپتالوں میں علاج کے لیے جاتے ہیں لیکن آخرت والی ہمیشہ کی زندگی میں آگ میں جلنے کے ساتھ ساتھ اپنے پیٹوں میں سانپ جیسی موذی بلا پالنے کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔ جس کے متعلق فرمان رسول ﷺ بڑا واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ’’معراج کی رات میرا گزر ایک ایسے گروہ پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی طرح تھے، ان میں سانپ بھرے ہوئے ہیں جو باہر سے نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ سود خور لوگ ہیں‘‘ (مسند احمد)

حدیث رسول ﷺ میں جن سانپوں کا ذکر کیا گیا ہے ظاہر ہے وہ اس دنیا میں سود کھانے کے نتیجے میں ہی ہمارے پیٹوں میں بھرے جائیں گے لہٰذا ہر سطح پر سود میں ملوث افراد کے لیے اس میں تنبیہ ہے کہ وہ خالی اور صاف شفاف پیٹ کے ساتھ آخرت کے سفر پر روانہ ہونا چاہتا ہے یا پیٹ میں سانپ بھر کر۔

فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے......!!

انسداد سود کے حوالے سے تنظیم اسلامی کی کوششیں

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

تنظیم اسلامی کے قیام کا مقصد اولاً پاکستان میں اور بالآخر ساری دنیا میں دین حق یعنی اسلام کو غالب کرنے یا بالفاظ دیگر نظام خلافت کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنا ہے۔ یہ جدوجہد نبوی منہاج کے مطابق کی جا رہی ہے۔ اگرچہ اس کی رفتار بہت آہستہ ہے مگر دھیرے دھیرے یہ جدوجہد آگے بڑھ رہی ہے۔ اسی جدوجہد کا ایک پہلو قرآنی حکم ”نہی عن المنکر“ پر عمل کرتے ہوئے، منکرات کے خلاف آواز اٹھانا ہے۔ اس سلسلے میں تنظیم اسلامی وقتاً فوقتاً ”آگہی منکرات“ کے عنوان سے مہمات کا اہتمام کرتی رہتی ہے۔ اس کا مقصد عوام وخواص کو خبردار کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ ان منکرات سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کریں۔ یوں تو اس وقت پاکستان میں بہت سے منکرات پھیلے ہوئے ہیں۔ مثلاً عریانی و فحاشی ہے، بے حیائی و بے شرمی ہے، ہندوانہ ومشرکانہ خوشی وغمی کی رسومات ہیں، بداخلاقی و بے ایمانی ہے، شعائر دینی کی بے حرمتی ہے، قرآن وسنت کے منافی افکاروخیالات کی یلغار ہے، سماجی ومعاشرتی بہت سی خرابیاں ہیں اور سیاسی سطح پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ ساری دنیا میں ہماری بدنامی کا باعث ہے اور معاشی بدحالی کی ہم انتہا پر ہیں۔ غرض کیا کچھ نہیں ہے۔ ان میں سے ہر ایک منکر کو ختم کرنا تنظیم اسلامی کے پیش نظر ہے مگر فوری طور ملکی سطح پر حکومتی سرپرستی میں رائج بہت بڑا منکر معاشی ام الخبائث ”سود (ربا)“ ہے جس کے خلاف فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔ تنظیم اسلامی اس کے خاتمے کے لیے ایک عرصے سے کوشاں ہے۔ بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ یوں تو ہر برائی کے خلاف بلاخوف لومۃ لائم بولتے تھے۔ شادی بیاہ کی رسومات ہوں یا شرک وبدعات کی خرفات، عریانی وفحاشی ہو یا لھوولعب ہر ایک پر وار کرتے تھے۔ یہ انہی کا جگر گردہ تھا کہ کرکٹ جیسے مقبول عام مگر لایعنی کھیل کو بھی انہوں نے شدید تنقید کا نشانہ بنایا تھا اور ببانگ دہل جنرل ضیاء الحق صاحب کے سامنے کہا تھا کہ سارا سارا دن نمازوں اور کاروبار سے غافل کرنے والے اس کھیل پر وقت کی قید لگائی جائے اور جمعہ کے دن تو میچ ہرگز نہ رکھے جائیں۔ سود جیسی برائی کے خلاف تو ان کا لب ولہجہ بہت ہی کاٹ دار ہوتا تھا۔

دین کے ایک طالب علم کی حیثیت سے راقم نے بھی سب سے پہلے ڈاکٹر صاحب سے ہی سود کی شناعت کے حوالے سے لرزا دینے والی حدیث مبارک سنی تھی۔ وہ اس حدیث کو شدومد سے پیش کرتے تھے، جس میں سود کے ستر سے زائد درجوں کا ذکر ہے، جن میں ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔ انہوں نے قرآن و حدیث کے ساتھ علامہ اقبال کے سود کی قباحت اور خرابی کے حوالے سے اشعار کو بھی خوب بیان کیا اور پھیلایا۔ اس سلسلے میں ان کے جانشین اور سابقہ امیر تنظیم محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے ایک ملک گیر مہم بھی چلائی تھی جس کی صدا ملک کے طول وعرض میں سنی گئی تھی۔ شنید ہے کہ نوجوان علماء نے اپنے بزرگ علماء (اساتذہ) سے پوچھنا شروع کر دیا تھا کہ وہ کب اس طرح کی مہم لے کر اٹھیں گے۔ حافظ صاحب کے دورامارت میں ہی 2015ء میں ایک درخواست آئین پاکستان کی دفعہ 38 (ایف) کے تحت سپریم کورٹ میں پیش کی گئی تھی، جسے اعتراض لگا کر مسترد کر دیا گیا تھا۔ ایک اور کوشش بھی ہوئی جس کو دو ججز جسٹس عظمت سعید اور جسٹس سرمد جلال عثمانی نے سرسری سماعت کے بعد ختم کر دیا۔ یہ کوششیں عدالتی رکاوٹوں کے باوجود جاری رہیں۔ اس ضمن میں تنظیم اسلامی کے ایک سینئر رفیق اور انجمن خدام القرآن کے تحت قائم ریسرچ سینٹر کے انچارج ڈاکٹر حافظ عاطف وحید فرزند ارجمند ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا کردار بھی بہت نمایاں ہے۔ انہوں نے ایک طرف مختلف وکلاء اور ماہرین سے رابطہ کر کے شریعت کورٹ کی بھرپور معاونت کی اور عدالت کو موقع فراہم کیا کہ وہ زیرالتوا سودی مقدمہ کی سماعت کا آغاز کرے۔ مزید برآں وفاقی شرعی عدالت سے موصولہ 14 سوالات کے قرآن وسنت کی روشنی میں جوابات بروقت مہیا کرنا ڈاکٹر عاطف کا وہ قابل قدر کام ہے کہ جس نے شرعی عدالت کے کام کو بہت آسان کر دیا۔ انہوں نے اس محنت کو کتابی شکل میں ترتیب دے دیا ہے اور اب یہ کتاب بعنوان ”انسداد سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیراہتمام شائع ہو چکی ہے۔ مسئلہ سود کو سمجھنے کے لیے اور پاکستان میں انسداد سود کی پوری تاریخ سے آگاہی کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔ ان شاء اللہ

انسداد سود کے حوالے سے دیگر جماعتوں نے بھی اپنا اپنا کردار ادا کیا ہے جن میں جماعت اسلامی قابل ذکر ہے۔ تنظیم اسلامی کی مساعی کا اعتراف جماعت کی اعلیٰ قیادت کی طرف سے بھی ہوا ہے اور اس کا ایک حوصلہ افزا اور خوش آہند پہلو جناب ڈاکٹر فرید احمد پراچہ کا وہ بیان ہے جو شرعی عدالت کے حالیہ فیصلے کے خلاف سٹیٹ بینک کے زیر سرپرستی سودی بینکوں کی پٹیشن کے حوالے سے تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں بڑے واشگاف الفاظ میں سامنے آیا ہے۔ ان کا کہنا تھا ”تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کو مل کر اقامت دین اور خلافت کے نظام کے لیے اب فیصلہ کن لڑائی لڑنے کی ضرورت ہے“ (ہفت روزہ ندائے خلافت، لاہور، شمارہ 27 بمطابق 19 تا 25 جولائی 2022ء)۔ اس بیان سے یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آگئی کہ نظام کی تبدیلی کے بغیر پاکستان میں ایک قدم بھی اسلام کے نفاذ کی طرف مشکل سے اٹھایا جا سکے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جماعت اسلامی کی صف اوّل کے ایک اہم رہنما کا یہ بیان بہت ہی برمحل ہے۔ اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیے اور تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی کی اعلیٰ قیادت کو مل بیٹھ کر کوئی قابل عمل سٹریٹجی تیار کرنی چاہیے۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی یہ خواہش تھی کہ تنظیم اسلامی، جماعت اسلامی اور تحریک اسلامی پر مشتمل ایک وفاق قائم کیا جائے تاکہ فوری نوعیت کے معاملات پر مل کر کام کیا جائے۔ ان کی یہ آرزو کتابچے کی صورت میں طبع بھی ہو چکی ہے۔

حکومت پاکستان نے شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلے کے تناظر میں ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے جس میں ملک کے نامور علماء کو بھی شامل کیا گیا ہے مگر تاحال بینکوں کو اپیل واپس لینے کے سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کیا۔ اس طرز عمل سے حکومت کی نیت میں فتور محسوس کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا تنظیم اسلامی ایک بار پھر ملک گیر ”انسداد سود مہم“ کا آغاز کر رہی ہے جو تین ہفتوں 19 اگست تا 11 ستمبر 2022ء تک جاری رہے گی۔ ہماری عوام وخواص سے درخواست ہے کہ وہ بھی آواز اٹھائیں اور اپنی اپنی سطح پر بھرپور احتجاج کریں تاکہ حکومت اللہ تعالیٰ کے حکم اور ملکی آئین وقانون کی خلاف ورزی سے باز آجائے اور اپنی آئینی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے ملک کو سود جیسی خباثت سے پاک کرے۔

Riba: An Instrument for the Relegation of Wealth

Abu 'Isa

In the culmination of decades-long struggle to declare interest Haram, on 28 April 2022, the Federal Shariat Court (FSC) reinitiated the process by passing a monumental decision declaring all forms of interest-based transactions as being absolutely *Haram*, and stating a deadline of five years for its eradication and transition to an economic system in Pakistan based on Islamic principles.

There is, in reality, a dire need to grasp the true origins, direction and purpose of the modern economic system based on Riba. The origins of the current monetary system are entrenched in the lust of a specific class for power and control, spiced with a predominant concept of Manifest Destiny, hailing from Western Europe in the early 17thcentury. The Bank of England pioneered the practice of coining its own credit into money, at a time when other banks were merely banks of deposit. The European-Jewish House of Rothschild took control of the Bank in the 19thcentury, after which its reach became global. Before this acquisition, they had already figured out the fact, in Frankfurt, that unprecedented wealth could be amassed by lending governments on interest (after artificially creating demand), rather than local landowners and businessmen. Consequently, the Ottoman Empire was bankrolled into bankruptcy and a gradual looting of the United States and Europe commenced. Water down the concept of interest-based transactions to local economics and you are left with an upside-down funnel which vacuums the wealth of the masses into the hands of a few predatory elite. As if this was not corruptive enough, these elites are further used as surrogates and agents for an imperial agenda centuries in the making. Insert the IMF (International Monetary Fund) and Bretton Woods into the equation, spawns of the same scheme of dominance, and the Muslim Ummah (nation) is faced with new and strange economic terminologies. Local currencies used in a country, and "hard" currencies used in transactions between countries – none of them backed by anything. A handpicked few, by default, get regal status, while all other must become obedient slaves to them. On top of this, the leading bankers drive the direction of interest rates at their convenience, securing themselves and their benefactors from revolutions, and playing prominent roles in wars, revolts, espionage and business panics. Interest in Islam is absolutely *Haram*, and there is no way around it. Even so, it must be recognized that the current economic predicament cannot be described simply by the word "interest", it is something far more sinister. It must be further understood that the word "interest" has been used so far with conscious intent. Interest does not equal Riba; it is a lazy translation. Transactions involving interest or usury are only a part of Riba, it is actually inclusive of a lot more.The abhorrence and malignance of Riba as a socio-economic vice can be can be understood from the Hadith where the Prophet *(SAAW)* is reported to have said:"Riba has seventy parts, the least important being that a man should marry his mother." *(Mishkat Al-Masabih, Hadith 2826)*As for the severity and weight of the sin of Riba, the Prophet *(SAAW)* said:"A dirham which a man knowingly receives in Riba is more serious than thirty-six acts of fornication." *(Mishkat Al-Masabih, Hadith 2825)*

The Qur'an is categorical in its tone when it addresses Riba. There are two similitudes which are presented in striking contrast. Firstly, in *Surah Al-Baqarah*, Allah*(SWT)* makes mention of the disbelievers' saying, especially addressing the Jewish population, that Riba is just another form of business. He*(SWT)* then replies to it by simply declaring that He*(SWT)* made business *Halal*, while Riba is *Haram*, drawing a comparison between the two. Business is when

the person investing his capital embraces risk, such that he can either make a profit or suffer a loss, leaving the door open for Divine Command to interfere and circulate wealth among the people. Meanwhile, in the case of Riba, the person immunizes himself from all sorts of risk, either through the nature of the transaction or through brute force. The second example can be found in *Surah Ar-Rum*, where Allah *(SWT)*strikes a distinct juxtaposition between Riba and charity, and states that Riba shall never increase with Him*(SWT)*, even though it may seem to multiply in this world. It is vital to understand the attributes which differentiate Riba and charity. In the case of Riba, the person adopts a mannerism of unfeeling, malevolent selfishness towards others, such that he takes, yet gives nothing in return. Meanwhile, in charity, the person pivots towards goodwill and benevolence in order to give without the desire for return, not even thankfulness.

It is extremely unfortunate that the State Bank of Pakistan, assisted by several commercial banks, threw a wrench into the gears of what gave a glimmer of hope for the salvation of this nation, on 25 July 2022 by challenging the verdict against Riba given by the FSC in the Supreme Court. For all intents and purposes this appears to be a last grasp attempt by the representatives of the satanic economic order to continue waging war against Allah *(SWT)* and His Messenger *(SAAW)[Ref: Surah Al-Baqarah, verse 279]*.This may very well be the last of the many chances which Allah *(SWT)* has granted us in order to cease and desist. The responses to this matter by those in the echelons of power have been nothing but a series of disappointments, and this time is no exception. For the person with even the slightest of discernment, it should be clear as daylight that those in power have absolutely no intention nor will to allow any legislation to pass that would replace or even damage this sinful system. The Prophet *(SAAW)* said, "A ruler is a guardian and is responsible for his subjects ..." They would answer in front of Allah *(SWT)* for what they are doing. Whereas, the believer must take it as a religious duty to struggle to rid himself, individually and collectively, from this state of war against Allah *(SWT)*and His Messenger*(SAAW)*, for it is the individual that will be made to stand in front of Him *(SWT)* for judgment, accountable for what *he* did.

The decision by the FSC should be supported and nurtured, in toto. Moreover, there is need to recognize other forms of Riba, including covert Riba hidden in the form of certain transactions and activities of Islamic Banks, a fact that has been duly acknowledged by the FSC in its recent judgement.

In order to practically implement the prohibition of Riba, the Sunnah strategy must be applied which ultimately produced a modus vivendi birthing fair economic opportunities, and will produce such results once more if the application is faithful to the archetype. The Prophetic*(SAAW)* way involved gradual impositions of laws of nullifications and climaxed with the total abolition of Riba. God willing, efforts of similar manner shall bear fruit, and free the nation from the grip of a curse which drags to Hell, and a war that cannot even be fought, let alone won.

The words expressly are "a pound of flesh".

Take then your bond, take you your pound of flesh...

William Shakespeare, The Merchant of Venice, Act 4, Scene 1

Vol. 31 Regd. C.P.L NO. 114 No.33

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore